اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہی تقطیع ۲۰+۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہی جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرما سکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی۔ قیمت فی جلد۔

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء - اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اُردو زبان مین لکھی گئی ہی - یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

[illegible]

بفضل ایزد واہب و طفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

ینابیع الصفا
حصہ اول
۱۹۱۶

از مؤلفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی زاد فضلہ

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶

۱۱۰_۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL USE

فہرست مجالس ینابیع المصائب حصۂ اول

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱	مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبجسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ۔	۵
۲	مجلس دوم ذکر موت ووفات ابوذر غفاریؓ وغسل وکفن ودفن ایشان وبیدفنی امام حسینؑ وحال سرانور آنحضرتؐ	۱۱
۳	مجلس سوم فضائل صحابۂ کبار وشیعیان ووفات سلمانؓ فارسی وغسل وکفن ودفن ایشان وبیدفنی امام حسینؑ وحال سرانور آنحضرتؐ۔	۱۴
۴	مجلس چہارم بوجہ قتل کردن مومنی را وعذاب آن وقتل شدن قنبرؓ ونجات یافتن سید علوی از قتل شدن وذکر شہادت امام حسینؑ۔	۲۰
۵	مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب علم وشہادت شاہزادہ علی اکبرؑ ومصائب آل رسولؐ ورسیدن سرانور امام حسینؑ بدربار یزید۔	۲۸
۶	مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین وفضیلت مومن عالم واز رحلت او رخنہ شدن در اسلام ومصائب امام حسینؑ ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ بعالم غربت۔	۳۲
۷	مجلس ہفتم ذکر موت وحال قرابای گذشتہ وآمدن سہ دوست بوقت آخر وسوال وجواب ایشان وقبض روح سلیمان پیغمبرؑ ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ وحال سرانور امام حسینؑ۔	۳۸
۸	مجلس ہشتم ذکر موت وحال احتضار مومن صالح وتشریف فرما شدن ائمہؑ بعد وحال امام حسینؑ بروز عاشورا	۴۴
۹	مجلس نہم ذکر اجر رسالت بہ مودت آل رسولؐ وفضائل علی مرتضیٰؑ ومحبین ایشان وانجام دشمن ایشان وحال احتضار دوست ودشمن اہل بیت رسالت ومصائب امام حسینؑ	۴۸
۱۰	مجلس دہم ذکر موت وحساب عمر ایشان وحال نفس او در خواب وانجام او ومکافات گناہان مومن وانتقال وغسل وکفن ودفن او واحترام روح مومن وحال اسیری امام زین العابدینؑ۔	۵۶
۱۱	مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات وتاکید محبت جناب حسنینؑ وخبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسول خداؐ وانجام ظالمان وقاتلان ایشان واحوال جانکنی وموت وحال قبر وعذاب دشمن آل رسولؐ ومصائب حسنینؑ وفریاد اہل حرم آن حضرات بہ روضۂ رسولؐ خدا۔	۶۳
۱۲	مجلس دوازدہم فضائل شیعہ وعلامات ایشان وفضائل سعد بن معاذ ونافرمانی کنعان بن نوحؑ نبی وانجام او ومصائب امام حسین علیہ السلام وفریاد کردن اہل حرم آن حضرت وویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ۔	۷۰
۱۳	مجلس سیزدہم ذکر موت وآمدن سہ دوست بوقت جانکنی مومن وسوال وجواب ایشان وعلامات حال احتضار وثواب تشییع وتربیع ونماز جنازہ وجنازۂ جناب خدیجۂ کبریٰؑ وفاطمہؓ بنت اسد وجناب حمزہ وبرداشتن رسولؐ خدا ودفن شدن امام حسینؑ بعد سہ روز۔	۷۹

Presented by www.ziaraat.com

نمبر صفحہ	خلاصہ مضمون	نمبر مجلس
۸۲	مجلس چہاردہم علامات وصفات مومن وصبر برمرض وثواب عیادت بیمار و حاجت روائی او وغارت نمودن اعدا اسباب وردا و فرش امام زین العابدینؑ بیمار کربلا واسیری آن حضرت۔	۱۴
۸۴	مجلس پانزدہم ذکر موت وحال جانکنی مومن ورضامندی او بقبض روح ومعرض آفات وبلا بودن انسان واحوال محشر وبیدفنی امام حسینؑ بروز عاشورا واسیری اہل بیت آنحضرت	۱۵
۹۱	مجلس شانزدہم ذکر موت وصفات مومن وفوائد موت در یکی از ایام ہفتہ ووسائل نجات وفوائد جریدتین واعزاز واحترام روح مومن زائر وباکی ومصائب امام حسینؑ واسیری اہل حرم آن حضرت و ویرانی خانۂ رسالتؐ۔	۱۶
۱۰۱	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین صدر المحققین ابو الفضل آقا السید ناصر حسین صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	[illegible]
۱۰۲	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین البحر العلوم الزاخر آقا السید محمد باقر صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	
۱۰۳	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین المنتجع الحاضر والبادی آقا السید محمد ہادی صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی۔	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ لَاسِیَّمَا عَلٰی نَفْسِہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ وَاٰلِہِمَا النُّجَبَآءِ الْاُمَنَآءِ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ وَظَالِمِیْہِمْ وَقَاتِلِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ اَشْقَی الْاَشْقِیَآءِ **اَمَّا بَعْد**

قلوب صافیۂ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلاے روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ مبارکہ موسومہ بہ **ینابیع المصائب** جو دو حصوں پر شامل ہی اور اُسکا حصہ اول یہ ہی جس مین چند مجالس مختصرہ جو مشتمل ہین فضائل ومصائب اولیاء اللہ پر اور کتب معتبرہ سے ماخوذ ہین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبسبب حسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَآاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو پیچھے پیچھے نہ چلو تم شیطان کے قدموں کے یعنی اُسکی پیروی نہ کرو اور جو پیروی کرے شیطان کے قدمون کی پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہی ساتھ فحش اور بدی کے اور خدا فرماتا ہی وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اور پیروی نہ کرو تم

خیطان کے قدمون کی تحقیق کہ وہ تمھارے لیے دشمن ظاہر ہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق کہ وہی شیطان دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہی حضرات اسی طرح متعدد آیات مین مذمت شیطان رجیم کی ہی پس انسان کو لازم ہی کہ حکم خدا پر عمل کرے اور شیطان کو دشمن بزرگ وظاہر اپنا سمجھے اور اُسکے مکر وفریب مین نہ آوے ورنہ انجام بد ہوگا اور وجہ عداوت شیطان کی انسان سے یہ ہی کہ پیدائش نبی جان کی قبل پیدائش نبی آدم کے ہوئی جیسا کہ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان یعنی آدم کو آواز کرتی ہوئی مٹی سے جو قبل مین پانی ملی ہوئی متغیر تھی اور پیدا کیا ہم نے جان کو قبل آدم کے آتش تیز سے اور شیطان رجیم بھی جنون سے ہی جب حکم خدا ہوا تھا ملائکہ کو کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو پس ملائکہ نے تو سجدہ کیا اور شیطان نے نہین کیا اور تکبر کیا اور کہا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا کیا پس وہ بوجہ تکبر کے راندہ درگاہ ہوا اسی وجہ سے عداوت ہوئی ہی اور ہر وقت بنی آدم کے درپے ہی اور چاہتا ہی کہ اون کو گمراہ کرے اور بہت سے بنی آدم اُسکے مکر وفریب مین آکر گمراہ ہوے اور شیطان لعین نے ہزارون برس تک عبادت خدا کی اور خطیب ملائکہ تھا اور فرشتون کے ساتھ آسمانون تک جاتا تھا مگر جب تکبر کیا تو طوق لعنت مین ابدالآباد گرفتار ہوا اور شیاطین انس سے بھی ایک بیجیا تھوڑی مدت تک اُسکا رفیق ہوا اور دونون نے مل کر احکام اور اوامر ونواہی الٰہی کو برہم کیا اور اکثر لوگون کو گمراہ کیا جسکی خبر جناب رسول خدا نے اسطرح دی تھی کہ عنقریب میری امت کے تہتر فرقے ہونگے اور وہ سب ناری ہونگے مگر ایک فرقہ اُن مین سے ناجی ہوگا پس دانا کو لازم ہی کہ اُس فرقۂ ناجی کی تلاش کرکے موافق اُنکے اعتقادات کو درست کرے اور شیاطین واشرار کے فریب مین نہ آوے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خداوندا محفوظ رکھ ہمارے گروہ مومنین ومومنات کو شرون سے شیاطین جن وانس کے بحق حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کیونکہ

دنیا مقام امتحان ہی جس مین گل بھی ہین خار بھی ہین اور گنج بھی ہین زہردار مار بھی ہین اور نیک وبد سے پُر ہی اور حسد وکینہ اور بغض وعداوت اور تکبر ونخوت اور غیبت وغیرہ اہل دنیا کے نزدیک ہُنر ہو رہے ہین اور اُنکو خوف معاد بالکل نہین جزا وسزا سے غافل ہین باوجود اسکے اپنے تئین بہت زیرک اور ہوشیار گمان کرتے ہین جس سے شیطان غالب ہو رہا ہی اور وہ اپنے کام سے غافل نہین ہی اور ہر وقت مع اپنے لشکر کے بنی آدم پر حملہ کرتا ہی جو قول معصوم سے ثابت ہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِبْلِيْسُ لِجُنُوْدِهٖ اَلْقُوْا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس لعین اپنی فوج سے کہتا ہی درمیان بنی آدم کے حسد وبغاوت ڈالدو تحقیق کہ وہ دونون یعنی حسد اور بغاوت نزدیک خدا کے برابر شرک کے ہین اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی خشک کو کھا جاتی ہی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفٰى لِلْمَحْسُوْدِ حَسَدُهٗ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ حاسد کے واسطے حسد اُسکا کافی ہی اور منقول ہی کہ جب تک حاسد حسد کو بزبان اظہار نہ کرے تب تک اسکا مواخذہ نہین ہی اور جب اظہار کیا تو اُسوقت کرام کاتبین لکھتے ہین اور قول حکما ہی کہ حسد بدترین بدی لاعلاج ہی جبھی تو خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی پناہ مانگ شر سے حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے اور حاسد بوجہ حسد کے ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی کہ مادام الحیات اُسکی مشقت سے نجات نہ پائیگا واقعی مومنین ہر امر کو بکمال حسد وعناد حاسدین نے بدل ڈالا ہی یہان تک کہ روز عاشورا کی فضیلت مین احادیث وضع کیے ہین اور ایسے روز مصیبت کو روز عید قرار دیا ہی اور انبیا تک کو خاطی بنایا اور اُنپر اتہام کیا پس تغییر وتبدیل کلام کی اُن سے کیا بعید ہی جیسا کہ صحاح مین عائشہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول خدا مع اپنے اصحاب کے تشریف لیے جاتے تھے اور مدینہ مین ایک یہودی کے یہان غمی ہو گئی تھی اور اُسکے اقربا اُس میت کو رو رہے تھے یہ سنکر اُن حضرت نے فرمایا اُسپر تو…

Presented by www.ziaraat.com

ہو رہا ہے اور یہ لوگ اسکو رو رہے ہین پس عمر نے جو اس حدیث کو سنا تو کہا لوگون کے رونے
سے میت پر عذاب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہلا اب تک کہتے ہین کہ صبح و شام میت پر رونا گناہ
ہے حالانکہ اسکی خوبیان یا مصائب یاد کرکے رونا اسکا احترام ہے اور حاسدین کے حسد کی ابتدا
زمانہ حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اُس وقت سے اب تک حاسدین نے دوستان خدا پر کیا کیا
ظلم و ستم کیے اور وہ دوستان خدا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوئے پہلے شیطان نے حضرت
آدمؑ پر بوجہ سجود ملائکہ کے حسد کیا اور کیا کیا عداوتین اُنکے ساتھ کین جنکے سبب سے وہ مبتلاء
بلا ہوئے اور جنت سے دنیا مین آئے پھر اولاد آدم مین باہم حسد اور عداوت پیدا کر دی
جسکی وجہ سے قابیل لعین نے حضرت ہابیلؑ کو شہید کر ڈالا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
بحار الانوار مین روایت فرماتے ہین کہ سلیمان بن خالد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کس سبب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اسوجہ سے کہ آدم
صفی اللہ نے ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم کو وحی
کی کہ وصایت اور اسم اعظم ہابیل کو دین اور قابیل اُنکا بڑا بھائی تھا جب اُسنے یہ حکم خدا
سنا تو غضبناک ہوکر کہنے لگا کہ یہ حق میرا ہے اُسوقت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون درگاہ
خدا مین قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوگی وہی لائق ہے حسب الحکم دونون نے قربانی کی تو قابیل
کی قربانی مقبول نہ ہوئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اُسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ
سے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کیا حضرات سنا آپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل
کو بحکم خدا وصی و جانشین کیا تو قابیل لعین کو حسد اور عناد ہوا اور اپنے بھائی کو شہید کیا اسیطرح
جناب رسولؐ خدا نے اپنے ابن عم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بحکم خدا وصی
و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے ایک حاسدہ ملعونہ نے آنحضرتؐ کو زہر
دیکر شہید کیا اور بعد آنحضرت کے اعدا نے اونکی آل اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ دروازہ
کو آگ لگائی اور اُسکو گرا کے نامحرم داخل حرم سرا ہوئے اور وہ دروازہ جناب سیدہ پر گرا دیا

جسکی وجہ سے صدمۂ عظیم پہونچا یہانتک کہ شاہزادہ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ
اُسی درد پہلوے شکستہ اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کی روتے روتے بعد تھوڑے
دنون کے انتقال کر گئین اور جناب امیر [illegible] کے گلوے انور مین ریسمان ستم ڈالکر باہر
لائے اور طرف مسجد کے لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادۂ قتل ہوے
اور تاکید تمسک ثقلین اور حکم رسول خداؐ اعدا نے بالکل فراموش کیا حالانکہ کچھ زمانہ نہ گذرا تھا
اور کفن تک اُن حضرت کا میلا نہ ہوا تھا آہ مومنین ظالمون نے صرف انھین ظلمون پر اکتفا
نہین کی بلکہ بعد جناب رسولؐ خدا اور جناب سیدہ کے حضرت امیر المومنینؑ کو اعدا نے طرح طرح
کی اذیت و تکلیف دی بلکہ روز بروز ظلم و ستم تازہ کیے یہانتک کہ بعد خلافت ظاہری
طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش
ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ
و نماز مین مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہر آلودہ سے شہید کیا اور بعد اُن حضرت کے امام حسنؑ
کو زہر دغا دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضۂ رسولؐ خدا مین دفن نہ ہونے دیا
اور امام حسینؑ کو روضۂ رسولؐ سے بظلم و ستم جدا کیا اور مکۂ معظمہ مین بھی رہنے نہ دیا یہانتک
کہ حج کی مہلت نہ دی حالانکہ وہ موسم حج کا تھا اور مہمان بلاکر عالم غربت و مسافرت مین
بحکم ابن زیاد اور یزید لعین نے زمین کربلا پر روز عاشورا پیاسا مع اصحاب و اقربا اور بچون
کے شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے عبا اتار لی اور لاش
اطہر سے بے ادبی کی اور سر اقدس بدن انور سے جدا کرکے نیزہ پر بلند کیا آہ اسپر بھی اعدا نے
اکتفا نہ کی بلکہ اسباب لوٹ لیا اور خیمون کو جلا دیا اور حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو اسیر و
مقید کیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین افسوس عوض ماتم پرسے اور تسلی و دلاسے کے
شمر لعین تازیانے سے اذیت دیتا تھا الغرض حسد و عداوت بُری خصلت ہے جسکی ابتدا
اولاد آدم مین قابیل سے ہوئی جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نہایت بظلم سے قتل

کیا چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اوسکے خیال مین نہ آتا تھا کہ کیونکر قتل کرے پس اُسی وقت ابلیس لعین نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان دو پتھرون کے رکھ کر کچل ڈال جب اسیطرح سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ مُردے کو کیا کرے اُس وقت دو غرابون نے آکر منقارون سے باہم حربہ کیا اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا پس زاغ زندہ نے مردہ کو پنجون سے زمین کھود کر دفن کیا یہ دیکھکر قابیل نے اپنے برادر مقتول ہابیل کی لاش کو اُسی طرح سے دفن کیا اور طریقہ دفن میت کا اُسی زمانہ سے جاری ہوا حضرات سنا آپ نے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے بکمال حسد و عناد اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا مین پڑا رہنا اور اُسکے گرد جانورون کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم اُنکا پارہ پارہ نہ تھا پس جب طریقہ دفن کا معلوم ہوا تو فوراً زیر خاک پنہان کیا مگر نفرین ہو اشقیاے کوفہ پر وہ کیسے سنگدل اور بیرحم اور حاسد تھے کہ لاش اقدس کو فرزند رسول کی صحراے کربلا مین ریگ گرم پر بے لباس چھوڑ کر چلے گئے اور کسی لعین نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اطہر اپنے نبی کے نواسے کی زیر خاک پنہان کرتے بلکہ عوض دفن کے ایک ملعون نے ایک انگشتری کے واسطے انگشت اطہر قطع کی اور ایک لعین نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے ہاے افسوس لاش پارہ پارہ اُس صحرا مین رات کی شبنم اور دن کی دھوپ مین تین دن تک پڑی رہی اور خاک صحرا اُڑ اُڑ کے بدن مجروح پر جمتی جاتی تھی آخر تیسرے دن ایک جماعت بنی اسد نے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰی سلام ہو اُس غریب الوطن و مسافر پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا آہ شہید کا کفن تو لباس اُسکا ہی وہ اعدا نے لوٹ لیا تھا اب تصور کیجیے کہ ہمارے آقا کیونکر دفن ہوے اس مصیبت کو بھی معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَكْفَانٍ سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر جو بے کفن کے دفن ہوے اُسوقت امام زین العابدین علیہ السلام باعجاز کوفہ سے وارد کربلا ہوے

اور اپنے پدر مظلوم پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر کے طرف قید خانۂ ابن زیاد کے مراجعت فرمائی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس دوم ذکر موت و وفات ابوذر غفاری و غسل و کفن و دفن الشان و بیڈ امام حسین و حال سر انور آنحضرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی واقعی اگر انسان مدت دراز تک اس دار دنیا مین بسر کرے تو آخر موت ہی اس سے کسی کو چارہ نہین ہی شاہ و فقیر جوان و پیر اور بچے زن و مرد سب موت کے نزدیک برابر ہین جسکی جسوقت اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی اور دوستان خدا موت سے نہین ڈرتے ہین بلکہ مشتاق لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے آفات دنیا سے نجات پاتے ہین پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی جو دار دنیا مین ضرور واقع ہونے والی ہی اور ذکر موت سے حُبّ دنیا کم ہوتی ہی جو راس ہر خطا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اے ابوذر بتحقیق کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی اور کافر کے لیے جنت ہی حضرات یہی وجہ ہی کہ مومن وقت موت کے خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکو بعد موت کے راحت ہوتی ہی اور آفات دنیا سے نجات پاتا ہی جیسے قیدی بعد رہائی کے تکالیف قید خانہ سے نجات پاتا ہی جو بعض صحابہ کے حالات سے ظاہر ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بکمال ظلم و ستم اعدا سے مدینہ سے مقام ربذہ مین بھیجے گئے تو اُنکے پاس چند بکریان تھین اور وہی وجہ معاش اُنکی اور اُنکے عیال کی تھی قضاے الٰہی اور آفت سماوی سے وہ سب بکریان تلف ہو گئین اور اُنکی زوجہ نے بھی ربذہ مین وفات پائی اور بیٹے نے جنکا نام ذر تھا قبل اسکے انتقال کیا تھا اب خود حضرت ابوذر اور ایک بیٹی اُنکی باقی تھی مگر قوت و غذا کے دستیاب نہ ہونے سے بہت تکلیف مین تھے

Presented by www.ziaraat.com

بیٹی حضرت ابوذرؓ کی فرماتی ہین کہ جب تین روز مجھپر اور میرے پدر بزرگوار پر گذرے کہ کچھ
کھانے کو میسر نہ ہوا اور بھوک نے ہم پر غلبہ کیا اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ای فرزند
چلو اس صحرا کی طرف شاید قسم گیاہ سے کچھ ہاتھ آئے تا کہ اُسکو کھالین پس جب ہم صحرا مین
گئے تو کوئی چیز یہانتک کہ گھانس کی قسم سے بھی وہان نہ ملی اُسوقت میرے پدر بزرگوار
نے کچھ ریگ صحرا کو جمع کرکے سر اپنا اُسپر رکھا دیکھا مین نے کہ دفعۃً حالت میرے بابا کی متغیر
ہوئی اور آنکھون پر کیفیت احتضار کی معلوم ہونے لگی یہ دیکھکر مین رونے لگی اور عرض کیا
ای بابا مین اس صحرا ے پر بلا اور عالم تنہائی اور غربت مین کیا کرونگی فرمایا ای دختر تو اس امر کا
خوف نہ کر جب مین اس دنیا سے رحلت کرونگا تو ایک جماعت حاجیون کی اہل عراق سے آئیگی
اور وہ لوگ متوجہ میری تجہیز و تکفین اور دفن کے ہونگے مجھے اس امر کی خبر دے گئے ہین حبیب
میرے جناب رسولؐ خدا ای دختر جب مین دنیا سے گذر جاؤنگا تو عبا میرے اوپر اُڑھا دینا اور
سر راہ جا بیٹھنا جب کوئی قافلہ اُدھر سے آئے تو کہنا کہ ابوذرؓ صحابی رسولؐ نے انتقال کیا ہی
بیٹی ابوذرؓ کی کہتی ہین بعد اُسکے ایک جماعت اہل ربذہ کو خبر ہوئی وہ عیادت کو میرے باپ
کی آئے پوچھا ای ابوذرؓ کیا بیماری ہی اور کس چیز کی شکایت ہی فرمایا ذُنُوبِی گناہون کی اپنے
شکایت ہی عرض کیا اُن لوگون نے موافق دستور کے جیسا کہ مریض سے پوچھتے ہین کہ کسی چیز
کو آپکا جی چاہتا ہی فرمایا رحمت خدا کا طالب ہون عرض کیا طبیب کو بلائین فرمایا اَلطَّبِیْبُ
اَمْرَضَنِیْ جو طبیب تھا اُسی نے مجھے بیمار کیا درد بھی اُسی کی طرف سے ہی دوا بھی اُسی کی جانب
سے ہی پس جب نظر حضرت ابوذرؓ کی ملک الموت پر پڑی فرمایا مرحبا اُس دوست کو جو ایسے
وقت مجھ تک آیا کہ مجھے بہت احتیاج اُسکی طرف تھی رستگار نہ ہو وہ شخص جو تجھے دیکھکر نادم
ہو پھر درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خداوندا جلد مجھے اپنے جوار رحمت مین پہونچا قسم ہی تیرے
حق کی اور تو خوب جانتا ہی کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق تیری ملاقات کا تھا اور کبھی مجھے موت
سے کراہت نہ تھی دختر ابوذرؓ فرماتی ہین کہ جب میرے بابا نے عالم قدس کی طرف رحلت فرمائی

تو مین نے عبا اُنکے سر پر اُڑھائی اور سر راہ قافلہ کے جا بیٹھی ناگاہ ایک جماعت کا اُس طرف
سے گذر ہوا اُن سے مین نے کہا ای گروہ اسلام ابوذرؓ مصاحب رسول خدا نے انتقال کیا ہی
یہ سنتے ہی وہ لوگ اپنی سواریون سے اُتر پڑے اور بحالت بیکسی و غربت ابوذرؓ پر رونے
لگے بعد اُسکے اُنھون نے میرے باپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا قبولے
اُس جماعت مین جناب مالکؒ اشتر بھی تھے اُنکے ساتھ کفن بہت عمدہ تھا کہ قیمت اُسکی چار ہزار
درہم تھی اُسکا کفن دیا مومنین سنا آپ نے کہ جب حضرت ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا تو
اُنکی بیٹی نے عبا اُڑھا دی اور قافلہ اصحاب کا جو آیا اُنکو خبر دی وفات ابوذرؓ کی تا کہ تجہیز و
تکفین کرین مگر افسوس ہی غربت و تنہائی اور بیکسی پر فرزند رسول مظلوم کربلا غریب نینوی حضرت
امام حسین علیہ السلام کی کہ اہل بیت کو اُس جناب کے اتنی مہلت کہان تھی جو چادر لاش اقدس
پر اُڑھاتے جس طرح میت کو اُڑھاتے ہین آہ اُنکو تو بمجرد شہادت اُس مظلوم کے اعدا نے
اسباب لوٹ لیا اور مقنع و چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگا دی اور لاش
مجروح پر عوض مین چادر اُڑھانے اور کفن دینے کے لباس جسم اقدس سے اُتار لیا افسوس
ہزار افسوس کسی قافلہ اہل اسلام کا گذر بھی اُسوقت صحراے کربلا کی طرف نہ ہوا کہ اہل بیتؑ اُن سے
فرماتے کہ فرزند رسولِ خدا نے اس صحرا مین انتقال کیا ہی تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کرو

وَتُتْرَكُ فِي حَرِّ الْهَجِيرِ عَلَى الثَّرَى	ثَلٰثَ لَيَالٍ لَا تُنَقّٰى لُحُوْدُهَا

افسوس ہی کہ لاش اُس مظلوم کی اور اُسکے اقربا اور اصحاب کی تین دن تک ریگ گرم کربلا پر
پڑی رہی اور کسی نے تدبیر دفن کی نہ کی البتہ لاش اقدس کو بعد تین روز کے کچھ اہل قریہ بنی اسد
نے دفن کیا جیسا کہ حجت خدا اپنے جد مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی
دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلسَّلَامُ عَلَی
الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَۃِ عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام ہو اُن سرہا

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

مقدس پر جو بدن ہاے انور سے جدا کیے گئے سلام ہو اُن شہدا سے راہ خدا پر جو بے کفن کے
دفن ہوے افسوس ہی حال پر سر اقدس مظلوم کربلا کے کہ وہ بدن اطہر کے ساتھ دفن بھی نہ ہوا
بلکہ نیزہ پر رکھا گیا اور طرف کوفہ و شام کے ساتھ اہل بیت رسالت کے روانہ کیا گیا اور وہ سر انور
کبھی درخت پر لٹکایا گیا کبھی تنور خانۂ خولی میں رکھا گیا کبھی صندوق میں بند کیا گیا کبھی دروازہ
پر نصب کیا گیا کبھی طشت طلا میں زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ لعین لب و دندان
انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا یہ دیکھ کر ابو برزہ اسلمی بیتاب ہوے اور کہا واے ہو تجھ پر ای
یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے میں شہادت دیتا ہوں میں نے مکرر جناب
رسول خدا کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے تھے
تم دونوں سردار ہو جوانان اہل جنت کے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو برا کہا اور دربار سے
نکلوا دیا بعد اسکے اہل حرم اور سید سجاد کو قید خانہ میں بھیجا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس سوم فضائل صحابہ کبار و شیعیان دوست فا سلمان فارسی و غسل و کفن و دفن و فی النبان و بیداد منی امام حسین و حال سر انور بحضرت

قال اللہ تعالیٰ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی حق سبحانہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہی اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار
کی طرف رجوع کر در آنحالیکہ راضی و مرضی ہی پس داخل ہو تو زمرۂ بندگان خاص میں میرے اور
داخل ہو میری جنت میں اور تفسیر توضیح المجید میں منقول ہی کہ داؤد بن فرقد نے جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو مومن سورۂ فجر کو نماز دن میں پڑھے اور قرأت
کرے تو حشر اُسکا بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ یہ سورہ خاص
اُنکی شان میں نازل ہوا ہی اور نفس مطمئنہ اُنکے نفس قدسیہ سے خطاب ہی اور روایت میں
وارد ہی کہ جب مومن قریب بمرگ ہوتا ہی تو حق سبحانہ تعالیٰ دو ملک بھیجتا ہی جو جنت سے
تحفہ لیکر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ باہر آ راضی و مرضی ساتھ روح و ریحان کے

اور ہو جا خوشبو دار مشک کی خوشبو سے بہتر پس ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر جاتے ہیں
جب اُس خوشبو کو ملائکہ آسمان سونگھتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ روح مومن کو لاتے ہیں
دروازے کھول دو اور اُس پر صلوات بھیجو اور اُسکو عرش الٰہی کے پاس لیجاؤ پس جس وقت
ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر اُس جگہ پہونچتے ہیں تو سجدہ کرتے ہیں اور درگاہ خدا میں عرض
کرتے ہیں بارالٰہا تو عالم و دانا ہی یہ بندہ تیرا موحد ہی اور ہمیشہ تیری عبادت کی اور تیرا شریک
نہیں گردانا اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش میں آتا ہی اور جانب خدا سے میکائیل کو حکم
ہوتا ہی کہ اس روح مومن کو نزدیک ارواح مومنین کے لیجاؤ اور قبر اسکی طول و عرض میں
ستر گز کشادہ کرو اور روح و ریحان جنت سے خوشبودار کرو پس وہ مومن قبر میں ایسا سوئیگا
جیسا کہ تازہ داماد فرش نفیس پر براحت و آرام سوتا ہی اور جب اپنے فرش خواب سے اُٹھیگا
تو مانند اُس شخص کے ہوگا جو خوب نیند بھر کے سو چکا ہو اب مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ مومن کو کس
سبب سے حاصل ہوتا ہی یہ محبت و اقرار ولایت اور پیروی حضرت امیر المومنینؑ کے طفیل سے
ہی وعن ام سلمۃ انہا قالت قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب یا علی ان محبیک
یفرحون فی ثلث مواطن اور بحار الانوار وغیرہ میں جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہ اس
مخدومہ نے فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ یا علیؑ محب
اور دوست تمھارے تین مقاموں میں فرحناک ہونگے عند خروج انفسہم وانت ہناک
تشہدہم وعند المسألۃ فی القبور وانت ہناک تلقنہم وعند العرض علی اللہ وانت
ہناک تعرفہم ایک نزدیک اُنکی جانکنی کے اور تم یا علیؑ اُنکو دیکھتے ہوگے اور موجود ہوگے
دوسرے نزدیک سوال و جواب کے اُنکی قبروں میں اور تم اُسوقت اُنکو عقائد حقہ تلقین کرتے
ہوگے تیسرے نزدیک اُنکے عرض اعمال کے درگاہ خدا میں اور تم اُسوقت اُنکو شناخت کروگے
واقعی محبت و دوستی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عمدہ حسنہ ہی جو ہر عقبہ میں کام آئیگی اور
اُن حضرت کی ولایت پر ثابت رہنا دیندار دن کا کام ہی یہ سہل و آسان نہیں ہی دنیا محل امتحان ہی

Presented by www.ziaraat.com

جیساکہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ احادیث واخبار کتب فریقین سے مستفاد ہوتا ہی کہ بعد حضرت علی مرتضیٰ اور اُنکی اولاد علیہم السلام کے درمیان اصحاب رسولؐ کے کوئی شخص جلالت قدر اور رفعت شان مین جناب سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی اور عمار بنؓ یاسر کے برابر نہین تھا اور احادیث مین وارد ہی کہ اکثر صحابہ بعد رحلت جناب رسولخدا کے منحرف ہوے اور دین سے برگشتہ ہوے اور چند صحابہ نے بعد انتقال جناب رسولخدا کے بیعت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کی اور باقی سب کے سب پھر گئے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہوکے اہل بیتؑ رسالت کے حقوق غصب کیے اور اُن پر دست ظلم وستم دراز کیا اور درپی اذیت وآزار ہوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ محبت و دوستی اُن مومنین کی واجب ولازم ہی جو بعد وفات جناب رسول خدا کے اپنے دین وایمان پر ثابت رہے اور تغیر وتبدل اپنے امام برحق اور احکام دین کا نہ کیا مانند جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور حذیفہ بن یمانی اور ابوہیثم بن تیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جو مثل ونظیر انکے تھے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا بروز قیامت منادی خداسے ندا کریگا کہان ہین حواری اور مخلصان محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جو طریقہ پر اُنکے مستقیم تھے اور عہد وپیمان اُنکا نہ توڑا اور ثابت قدم رہے پس جناب سلمانؓ فارسی اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندیؓ کھڑے ہونگے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے چار شخصون کی دوستی ومحبت کا حکم کیا ہی یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے بہشت مشتاق ہی طرف تمہارے ای علیؑ اور طرف عمارؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان دس

پایہ رکھتا ہی مانند اُس زینہ کے جس پر سے اوپر چڑھتے ہین سلمانؓ دسوین پایہ مین اور ابوذرؓ نوین پایہ مین اور مقدادؓ آٹھوین پایہ مین ہین اور جناب رسولؐ خدا نے حضرت سلمانؓ کے بارہ مین فرمایا ہی سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان ہم اہل بیت مین سے ہین اور یہ سب اصحاب بڑے متقی اور عابد وزاہد اور شیعۂ خاص حضرت علی مرتضیٰؑ کے تھے پس حضرات تذکرۂ حالات ان بزرگوارون کا اور یاد کرنا اُنکے مصائب کا متضمن بہت سے فوائد کا ہی منجملہ اُنکے یہ سبب ہی کہ بے اعتباری دنیا اور باطل ہونا اہل دنیا کا بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور نیکون کے اطوار وکردار کی طرف رغبت ہوتی ہی کیونکہ اگر اہل حق دنیا مین مظلوم ومغلوب ہون تو وہ اُس پر راضی رہے ہین اور معلوم ہو جاے کہ دیندار اخیار ابرار دنیا مین ہمیشہ امتحان کیے جاتے ہین اور دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی جہان طرح طرح کے رنج وغم اور مصائب درپیش ہوتے ہین اور دنیا ایسی بدجگہ اور فانی ہی جہان نافرمانی خدا ہوتی ہی پس جو مومن صبر وتحمل کرے اور چند روزہ زندگی دنیا کو طاعت خدا اور رسولؐ اور امام برحق مین بسر کرے اور اس نعمت کا شکر کرے تو آخرت مین اُسکے لیے ہمیشہ آرام وراحت ہی یہی وجہ ہی کہ مومنین کاملین دنیاے فانی کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور موت سے نہین ڈرتے ہین اور خواہان لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین جیساکہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین جسکا ماحصل یہ ہی کہ جناب سلمان فارسیؓ جو حاکم مدائن تھے ایک مرتبہ بہت علیل ہوے اور مجھ سے کہا کہ جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا تھا جب وقت وفات تمہارا قریب ہوگا تو مردہ تم سے کلام کریگا اور مین چاہتا ہون کہ اپنا زمانۂ وفات معلوم کرون تم مجھے گورستان مین لیچلو پس مین اُنکو لے گیا اور اُنھون نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ کُبُوْرِ سلام ہو تم پر ای اہل قبور از واسطہ خدا ورسولؐ کا کہ تم مجھ سے کلام کرو پس ایک میت نے جواب سلام دیا جناب سلمانؓ نے اُس سے

[illegible]

پوچھا تم اہل بہشت سے ہو یا دوزخ سے اپنی جانکنی کا حال بیان کرو اُسنے کہا مین اہل بہشت سے ہون اور تمام حال جانکنی کا بیان کیا یعنی رگ و پی کا قطع ہونا بدن کا پارہ پارہ ہونا اور تلخی موت کی چکھنا اور ملک الموت کا آنا اور اُسکے اشارہ سے بصارت و سماعت کا جاتا رہنا اور زبان کا بند ہونا اور روح کا نکلنا اور غسل و کفن اور اپنے دفن کا حال اور سوال و جواب نکیرین وغیرہ بیان کیا پس جب وہ مردہ خاموش ہوا تو وہان سے مین جناب سلمان فارسیؓ کو اُنکی اجازت سے گھر مین واپس لایا اور بستر پر لٹا دیا اُسوقت اُنھون نے رخ طرف آسمان کے کرکے ایک دعا پڑھی اور غریق رحمت الٰہی ہوے اور زاذان کندی کہتے ہین کہ مین خدمت مین حضرت سلمانؓ فارسیؓ کی سرھانے اُنکے حاضر تھا جب وقت اُنکے انتقال کا قریب پہونچا تو مین نے کہا اے سلمانؓ آپ کے غسل اور کفن و دفن کا متکفل کون ہوگا فرمایا وہ بزرگوار جس نے جناب رسول مختار کو غسل و کفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا یہ سنکر مین نے کہا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا وہ جناب مدینہ مین ہین اور آپ مدائن مین اسقدر فاصلہ ہے یہ امر کیونکر ظہور مین آئیگا حضرت سلمانؓ نے فرمایا جب روح میری مفارقت کرنے لگے اُسوقت تم مجھے روبقبلہ کرتے ہوگے اور چادر مجھپر اُڑھاتے ہوگے کہ اسی اثنا مین وہ جناب تشریف فرما ہونگے پس اُن حضرت کو سلام کرنا اور جو کچھ فرمائین اُسپر عمل کرنا پس جب سلمان فارسیؓ ملحق برحمت الٰہی ہوے تو مین نے اُنپر چادر اُڑھائی ناگاہ دیکھا مین نے کہ مظہر العجائب مظہر الغرائب مطلوب کل طالب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے مین نے سلام کیا بعد اسکے مین نے دیکھا اُن حضرت نے گوشۂ چادر کو سلمانؓ کے منھ سے اُٹھا اُسوقت سلمانؓ متبسم ہوے حضرتؑ نے فرمایا مرحبا اے ابو عبداللہ اِذَا لَقِیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقُلْ مَا رَاَیْتَ مِنْ اَصْحَابِہٖ جب تم خدمت مین

جناب رسولؐ خدا کی مشرف ہونا تو عرض کرنا جو کچھ کہ اُن حضرت کے اصحاب نے بعد اُن کے مجھ سے سلوک کیا ہے یہ فرما کر منھ اُنکا ڈھانپ دیا اور متوجہ غسل و کفن اور نماز جنازہ ہوئے اور اُنکو دفن کرکے نماز ظہر مدینۂ منورہ مین پڑھی آور ایک راوی کہتا ہے جب جناب امیر المومنین نے سلمانؓ فارسی کے جنازہ پر نماز پڑھی تو دیکھا مین نے کہ دو مرد جلیل القدر تشریف لائے اور حضرت تکبیر بلند کہتے تھے جب مین نے سبب اُسکا پوچھا تو فرمایا یہ جو دو شخص نماز مین آکر شریک ہوے تھے یہ خضر پیغمبر اور بھائی میرے جعفرؑ طیار تھے اور ہر ایک بزرگوار کے ہمراہ سات سات صفین ملائکہ کی تھین اور ہر صف مین ہزار ہزار فرشتے تھے اُن سب نے جنازۂ سلمانؓ پر نماز پڑھی آور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے سلمان فارسی کے کفن پر یہ رباعی تحریر فرمائی تھی نظم

وَفَدْتُ عَلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ	مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ	اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

جسکا حاصل یہ ہے کہ بارگاہ خدا مین اگرچہ مین بدون زاد و توشہ کے وارد ہوا لیکن ایسے مقام پر زاد کا ہمراہ نہ ہونا مضر نہین ہے اس لیے کہ میزبان کریم کی مہمانی مین زاد کا ہمراہ لینا معیوب ہے واقعی جب ایسا مہمان بندۂ مومن بے سروسامان میزبان کریم کی درگاہ مین پہونچے تو کریم کا مقتضا تو کرم ہے جب وہ کرم فرمائے تو اب اُس بندۂ مومن کی کیا حالت ہوگی پس مومن کو لازم ہے کہ اپنے خالق سے حسن ظن رکھے کہ باعث نجات ہے سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے سلمان فارسیؓ کا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے غسل و کفن دیا اور کفن پر یہ رباعی لکھی اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا آہ اب کیا حاجت بیان ہے کہان تھے امیر المومنینؑ بروز عاشورا جب صحرائے کربلا مین لاش بے سر اُنکے پارۂ جگر امام حسینؑ کی زخمون سے چور چور خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑی تھی جنکے بدن اطہر پر بنا بر روایت مشہورہ کے ایک ہزار نوسو پچاس زخم لگے تھے ہائے افسوس کوئی اُس لاش نور کو چادر اُڑھانے والا نہ تھا بلکہ عوض اسکے اشقیائے کوفہ نے

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتہ لیگیا کسی نے رداؑ اُتار لی آہ ایک لعین نے انگشت اطہر مع انگشتری کے جدا کی اور جمّال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے افسوس اعدا نے بکمال عداوت بعد شہادت کے لاش اقدس سے بے ادبی کی اور بےکفن ودفن چھوڑکر چلے گئے اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے بھی نہ ہوا اور سر انور نیزہ پر رکھ کر بازار کوفہ و شام مین پھرایا اور ہوا سے ریش انور کو داہنے بائین حرکت ہوتی تھی آخر سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا اور وہ اشقیا دیکھ کر مسرور ہو کر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

اَیْنَ الرَّسُوْلُ وَلَثْمُہٗ کَانَ یَرْشِفُہٗ	یَدُقُّہٗ بِقَضِیْبٍ کَفُّ مَخْمُوْرٍ

کہان ہین جناب رسولؐ خدا تا کہ دیکھین اُن لب و دندان انور کو جنکو چوستے تھے افسوس آنپر ایک ظالم شراب خوار چھڑی لگاتا تھا آہ اس مصیبت کو معصوم بھی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس چہارم وجہ قتل کردن مؤمنین او عذاب آن و قتل خدمت قنبرؓ و نجات یافتن سیدعلوی از قتل شدن و ذکر شہادت امام حسینؑ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی اور جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو عمدًا تو سزا اُسکی جہنم ہی اور وہ قاتل ہمیشہ دوزخ مین رہنے والا ہی اور خدا کا اُس پر غضب ہوا اور اُسکو خدا نے نفرین کی اور اُسکے لیے عذاب عظیم کو مہیا کیا ہی واقعی کسی مومن کا بجرم و خطا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہی جسکا وعید عذاب خداوند عالم نے فرمائی ہی پس جو شخص کسی مومن کو عمدًا ناحق قتل کرے تو قاتل اُسکا ابدالآباد دوزخ مین ساکن رہیگا اور روحی قدیم مین آیا ہی کہ جو شخص کسی کو دنیا مین ناحق قتل کرے تو وہ مقتول اپنے

قاتل کو بروز قیامت لاکھ مرتبہ قتل کریگا مانند اُسکے جس طرح کہ وہ دنیا مین قتل کیا گیا ہی آپ تصور کیجیے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جو سادات و مومنین کو ناحق قتل کرتے تھے اور غضب خالق کو خوشنودی مخلوق کے لیے مول لیتے تھے مقام غور ہی کہ کیسی عداوت تھی اشقیائے امت کو حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ اُنکی اولاد و محب اور دوستوں کا خون گرانا ثواب جانتے تھے چنانچہ شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا اگر ابوتراب کے اصحاب سے کسی کو پاؤن تو اُسکے خون سے تقرب بخدا حاصل کرونگا پس اُس شقی کے ملازمون نے کہا قنبرؓ سے زیادہ تو کوئی مقرب اُنکا نہین ہی یہ سن کر فورًا اُس شقی نے قنبرؓ کو طلب کیا اور کہنے لگا تم بندۂ علیؑ ہو قنبرؓ نے کہا مین بندۂ خدا ہون اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے آقا و ولی نعمت تھے حجاج نے کہا اُنکے دین سے بیزاری کر قنبرؓ نے کہا اُنکے دین سے بہتر دین کا مجھ کو پتا دے تو مین ایسا کرونگا یہ سن کر حجاج برہم ہوا اور کہا مین تجھے ضرور قتل کردونگا جس طرح اپنا قتل ہونا تجھے پسند ہو بیان کر قنبرؓ نے کہا مین نے اس امر مین تجھے اختیار دیا حجاج نے کہا مجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبرؓ نے جواب دیا جس طرح تو مجھے قتل کریگا اُسی طرح تو بھی بروز قیامت قتل کیا جائیگا پس جس طرح تجھے اپنا قتل ہونا پسند ہو ویسا کر ای حجاج مجھے حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے خبر دی ہی کہ سر میرا مثل گوسفند کے جدا کیا جائیگا اور ہرگز خلاف اسکے نہوگا پس حجاج لعین نے اُس مومن دیندار کو اسی طرح قتل کیا اور سر اُنکا تلوار سے جدا کیا اور وہ ملحق برحمت الٰہی ہوے اور لاش اُنکی پڑی رہی اور چند مومنین نے شب کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھ کے بیرون بغداد دفن کیا وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ دَعَانِیْ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ فِیْ یَوْمِ عِیْدِ الْاَضْحٰی فَقَالَ اَیُّهَا الشَّیْخُ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا یَوْمُ الْاَضْحٰی منتخب اور مطالب السئول وغیرہ مین عامر بن شراحیل شعبی[1] سے روایت کی ہی وہ کہتا ہی کہ

[1] نام قبیلہ است ۱۲ ق

Presented by www.ziaraat.com

ایک مرتبہ مجھے حجاج بن یوسف ثقفی نے بروز عید قربان اپنے پاس طلب کیا پس مجھ سے
پوچھا ای شیخ آج کون سا دن ہی مین نے کہا آج عید قربان ہی قَالَ فِیْمَا یَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِیْهِ
وَفِیْ مِثْلِهٖ فَقُلْتُ بِالْاُضْحِیَّةِ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی یہ سنکر کہا کس چیز سے لوگ
آج کے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا چاہتے ہین مین نے کہا آج کے دن قربانی کرنا
اور مساکین کو بطور صدقہ کے دینا بہتر ہی اور افعال خیر اور تقوی کو بجالانا چاہیے فَقَالَ لِیْ
اِعْلَمْ اَنِّیْ قَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُضَحِّیَ الْیَوْمَ بِرَجُلٍ حُسَیْنِیٍّ اُسنے مجھ سے کہا آگاہ ہو میرا ارادہ
ہی کہ آج ایک سید حسینی کو قربانی کرون تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو قَالَ فَبَیْنَمَا هُوَ یُخَاطِبُنِیْ
اِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتَ سِلْسِلَةٍ وَحَدِیْدٍ فَخَشِیْتُ اَنْ اَلْتَفِتَ فَیَسْتَخِفَّنِیْ وَاِذَا
قَدْ مُثِّلَ بَیْنَ یَدَیْهِ رَجُلٌ عَلَوِیٌّ وَفِیْ عُنُقِهٖ سِلْسِلَةٌ وَفِیْ رِجْلَیْهِ قَیْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ
راوی کہتا ہی کہ وہ لعین مجھ سے یہ کلام کر رہا تھا ناگاہ میرے پس پشت سے آواز زنجیرون
کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا آتا ہی اُس وقت مین بسبب اُسکے
خوف کے اُس اسیر کی طرف متوجہ نہ ہوسکا کیونکہ اگر مین دیکھتا تو وہ مجھے ذلیل کرتا اور اذیت
پہونچاتا یکایک ایک سید علوی کو سامنے اُس شقی کے کھڑا کیا اس طرح سے کہ گلے مین
زنجیر آہنی بندھی تھی اور دونون پانوُن مین بیڑی تھی اور نہایت ناتوان تھا اور چہرہ اُسکا
زرد تھا آہ اس مقام پر یاد آگیا حال بیمار کربلا اسیر رنج و بلا امام زین العابدین علیہ السلام کا کہ
بعد شہادت اُنکے پدر مظلوم کے کوفیون نے اسیر و مقید کرکے طوق و زنجیرون مین جکڑا اور کوفہ
کی طرف لیگئے اور اسی طرح دربار ابن زیاد لعین مین لائے اور سامنے اُسکے ٹھہرایا اور اُس
شقی نے کلمات طعن کے کہے جب اُن حضرت نے جواب دیا تو اُسنے حکم قتل کا دیا مگر حافظ
حقیقی نے اُس جناب کو اُسکے شر سے محفوظ رکھا تاکہ نسل آل رسوؐل سے زمانہ خالی نہ ہو لیکن
فرق یہان پر یہ ہی کہ اُس سید علوی کے ناموس سے کوئی ہمراہ نہ تھا بلکہ تنہا تھا جو مصیبت گذری
اپنے نفس پر گذری مگر افسوس ہی حال پر امام زین العابدینؑ کے کہ ساتھ اُن حضرت کے عورات

ستم رسیدہ اسیر و مقید تھین اور مجمع عام مین موجود تھین فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ اَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَا قُلْتُ وَلَا اَقُوْلُ الغرض حجاج نے اُس سید علوی سے کہا کیا تو فلان سید
فلان سید کا بیٹا نہین ہی اُسنے کہا مین وہی سید ہون حجاج نے کہا تو ہی قائل ہی کہ حسنینؑ
رسوؐل خدا کی ذریت مین سے ہین اُس سید علوی نے کہا مین نے یہ نہ کہا اور نہ کہونگا وَلٰکِنِّیْ
اَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰهِ دَخَلَا فِیْ ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا
مِنْ صُلْبِهٖ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِكَ یَا حَجَّاجُ لیکن مین یہ کہتا ہون کہ حسنین علیہما السلام دونون
فرزند ہین جناب رسوؐل خدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین اور پیدا ہوے یہ دونون
صلب نبی سے ای حجاج اس امر کو مین تیرے ذلیل کرنے کے لیے بدلائل ثابت کرونگا وَکَانَ
الْحَجَّاجُ مُتَّکِئًا فَاسْتَوٰی جَالِسًا وَقَدِ اشْتَدَّ غَضَبُهٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ حَتّٰی تَقَطَّعَتْ
اَزْرَارُ بُرْدَتِهٖ فَدَعَا بِبُرْدَةٍ غَیْرِهَا فَلَبِسَهَا اُس وقت حجاج تکیہ لگائے ہوے بیٹھا تھا
یہ سُن کر بیتاب ہوا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ اُسکی گردن کی رگین پھول گئین
اور جو جامہ قیمتی پہنے تھا اُسکے تکمے ٹوٹ گئے پس دوسرا جامہ منگا کر پہنا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ یَا
وَیْلَكَ اِنْ لَمْ تَاْتِنِیْ بِدَلِیْلٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰهِ
دَخَلَا فِیْ ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهٖ لَاَقْتُلَنَّكَ اَشَرَّ قِتْلَةٍ وَاِنْ اَتَیْتَنِیْ بِدَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی
ذٰلِكَ اَعْطَیْتُكَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ وَخَلَّیْتُ سَبِیْلَكَ بعد اسکے حجاج لعین نے اُس سید علوی
سے کہا اگر تو دلیل قرآن سے نہ لایا کہ حسنین فرزندان رسوؐل خدا ہین اور پشت مین نبیؐ کی داخل
ہوے اور صلب سے اُنکے پیدا ہوے تو ضرور بری طرح سے تجھے قتل کرونگا اور اگر تو دلیل
لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کردیا تو مین تجھے یہ جامۂ قیمتی خلعت دونگا اور رہا کرونگا
قَالَ وَکُنْتُ حَافِظًا لِکِتَابِ اللّٰهِ کُلِّهٖ فَلَمْ یَخْطُرْ بِقَلْبِیْ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ فَحَزِنْتُ وَقُلْتُ
فِیْ نَفْسِیْ یَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَیَّ ذَهَابُ هٰذَا الرَّجُلِ الْعَلَوِیِّ راوی کہتا ہی کہ مین حافظ قرآن تھا مگر مین نے

Presented by www.ziaraat.com

جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال مین نہ آیا جو اس دعوے پر دلیل ہو پس مین نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنے دل مین کہا قسم بخدا بہت دشوار ہی مجھپر قتل ہونا اس سید علوی کا فَابْتَدَأَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ الْآيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ قِرَاءَتَهُ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُ تَحْتَجُّ عَلَيَّ بِآيَةِ الْمُبَاهَلَةِ پس اُس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ حجاج نے اُسکا کلام قطع کرکے کہا شاید تو چاہتا ہی کہ مجھ پر آیۂ مباہلہ کو دلیل لاوے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہدو اہل نجراںؔ سے کہ ہم اپنی اولاد کو بلائین اور تم اپنی اولاد کو بلاؤ اور ہم اپنی نسوان کو بلائین اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم اپنے نفسون کو بلاؤ بعد اسکے مباہلہ کرین فَقَالَ الْعَلَوِيُّ هِيَ وَاللّٰهِ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَلٰكِنِّيْ اٰتِيْكَ بِغَيْرِهَا پس سید علوی نے کہا قسم بخدا یہ آیۂ مباہلہ دلیل محکم و مضبوط میرے دعوے پر ہی کیونکہ خدا نے حسنین علیہما السلام کو ابناء رسول قرار دیا اور خود رسولؐ خدا اُنکو بجاے فرزندون کے میدان مین واسطے مباہلے کے لائے لیکن مین بغیر آیۂ مباہلہ کے تیرے سامنے دلیل لاتا ہون ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَسَكَتَ بعد اسکے بسم اللہ کہہ کے پڑھنا شروع کیا جسکا حاصل یہ ہی کہ نوحؑ کی ذریت مین ہین داؤد اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اور زکریا اور یحییٰ پس اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فَقَالَ الْحَجَّاجُ فَلِمَ لَا قُلْتَ وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ اَنَسِيْتَ وَعِيْسٰى فَقَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَلَيْسَ لَهٗ اَبٌ پس حجاج نے کہا ای علوی تو چپ کیون رہا اور وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ نہ کہا کیا وعیسیٰ سے آخر آیہ تک بھول گیا

اُس وقت اُس سید علوی نے کہا ہان تو سچ کہتا ہی مگر ای حجاج عیسی روح اللہ تو بے باپ کے پیدا ہوے تھے یہ کس وجہ سے صلب نوحؑ مین داخل ہوے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اَنَّهٗ دَخَلَ فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ مِنْ حَيْثُ اُمِّهٖ فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَكَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ یہ سن کر حجاج نے کہا کہ عیسیؑ صلب نوح مین مان کی طرف سے داخل ہوے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوحؑ کی تھین پس سید علوی نے کہا اسی طرح حسنین علیہما السلام بھی بوجہ اپنی والدۂ ماجدہ فاطمۂ زہرا کے داخل صلب رسول خداؐ ہوے فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّهٗ اُلْقِمَ حَجَرًا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِمَامَانِ یہ سن کر حجاج ایسا ساکت و شرمندہ ہوا کہ گویا پتھر اُسکے منھ مین دیدیا گیا تھا پس اُس بیحیا نے سید علوی سے پوچھا کہ حسنینؑ کی امامت پر کیا دلیل ہی فَقَالَ الْعَلَوِيُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَهُمَا الْاِمَامَةُ بِشَهَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ حَقِّهِمَا وَلَدَايَ هٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا تَمِيْلُ عَلَيْهِمُ الْاَعْدَاءُ فَيَسْفِكُوْنَ دَمَهُمَا وَيَسْبُوْنَ حَرِيْمَهُمَا پس اُس سید علوی نے کہا کہ حسنین علیہما السلام کی امامت گواہی اور ارشاد جناب رسوؐل خدا سے ثابت ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے اُن دونون کے بارہ مین کہ یہ دونون فرزند میرے حسنینؑ دونون امام اور پیشوا افضل ہین خواہ کھڑے ہون خواہ بیٹھے ہون یعنی اپنی حکومت کے طالب ہون یا خانہ نشین ہون بہر حال یہ امام و پیشوا ہین اعداے دین اُنپر ظلم و ستم کرینگے اور اُنکا خون بہائینگے اور اُنکے اہل بیتؑ کو اسیر و مقید کرینگے وَقَالَ اَيْضًا اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ اِمَامٌ اِبْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ اَبُو الْاَئِمَّةِ التِّسْعَةِ اور اسی طرح فرمایا جناب رسولؐ خدا نے یہ فرزند میرا یعنی حسینؑ خود امام ہی اور فرزند ہی امام کا اور برادر امام ہی اور باپ ہی نو اماموں کا کہ سب اُنکی نسل سے ہونگے فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا عَلَوِيُّ وَكَمْ عُمْرُ الْحُسَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ سَنَةً فَقَالَ لَهٗ وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَهٗ پس حجاج نے کہا ای علوی حسینؑ بن علیؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی تھی

کہا چھپن برس کا سن شریف تھا پھر اُس لعین نے پوچھا کہ حسینؑ کس دن قتل کیے گئے جواب دیا دسوین محرم کو وہ مظلوم شدت تشنگی مین کنارۂ نہر فرات پر درمیان نماز ظہر و عصر کے ذبح کیے گئے حجاج نے کہا کس نے قتل کیا یہ سُن کر وہ سید علوی رونے لگا فَقَالَ لَهُ يَا حَجَّاجُ لَقَدْ جَنَّدَ عَلَيْهِ الْجُنُودَ ابْنُ زِيَادٍ بِأَمْرِ يَزِيْدَ فَلَمَّا اصْطَفَّتِ الْعَسَاكِرُ لِقِتَالِهِ قَتَلُوا حُمَاتَهُ وَأَنْصَارَهُ وَأَطْفَالَهُ وَبَقِيَ فَرِيْدًا وَحِيْدًا مَعَ نِسَائِهِ وَعِيَالِهِ پس سید علوی نے کہا اے حجاج ابن زیاد نے بحکم یزید کربلا مین لشکر پر لشکر بھیجے آہ جب وہ سب لشکر کو صف آرا ہوا تو حضرت کے لشکر مین چند اصحاب و انصار تھے اور کچھ عزیز و اقربا اور اطفال تھے کہ لڑائی شروع ہوئی یہانتک کہ وہ سب کے سب بھوکے پیاسے شہید ہوے اور وہ جناب مع اہل و عیال کے باقی رہے يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ فَلَا يُجَارُ وَيَطْلُبُ جُرْعَةً مِّنَ الْمَاءِ لِيُطْفِئَ بِهَا حَرَّ الظَّمَاءِ اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی مین وہ مظلوم استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریادرسی نہ کرتا تھا اور بنا برا تمام حجت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور ایک جرعہ پانی کا طلب کرتے تھے تاکہ حرارت تشنگی کو بجھائین مگر کوئی پانی نہ دیتا تھا فَبَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ يَسْتَغِيْثُ إِلَى رَبِّهِ إِذْ جَاءَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ فَطَعَنَهُ بِسِنَانِهِ آہ اسی اثنا مین کہ وہ جناب کھڑے تھے اور درگاہ خدا مین مناجات کرتے تھے ناگاہ سنان بن انس لعین نے قریب آکر ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا وَرَمَاهُ خَوْلِيٌّ اللَّعِيْنُ بِسَهْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِي لَبَّتِهِ وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهِ إِلَى الْأَرْضِ يَخُوْضُ بِدَمِهِ اور خولی ملعون نے ایک تیر زہرآلودہ مارا ہائے افسوس وہ تیر ستم گلوے مبارک پر پڑا اور خون جاری ہوا اور اسی حالت مین گھوڑے سے منھ کے بھل زمین گرم پر تشریف لائے اور اپنے خون مین لوٹتے تھے فَجَاءَ الشِّمْرُ اللَّعِيْنُ فَاحْتَزَّ رَأْسَهُ الشَّرِيْفَ بِحُسَامِهِ وَرَفَعَهُ فَوْقَ قَنَاتِهِ پس شمر لعین آپہونچا افسوس اُس بیرحم نے سر اقدس کو اپنی تلوار آبدار سے جدا کیا اور نیزہ پر بلند کیا ثُمَّ أَقْبَلُوْا عَلَى سَلْبِهِ فَأَخَذَ قَمِيْصَهُ إِسْحَاقُ الْحَضْرَمِيُّ وَأَخَذَ سَرَاوِيْلَهُ الْأَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ التَّمِيْمِيُّ وَأَخَذَ عِمَامَتَهُ أَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَأَخَذَ دِرْعَهُ

مَالِكُ بْنُ نُسَيْرٍ الْكِنْدِيُّ وَأَخَذَ نَعْلَيْهِ الْأَسْوَدُ بْنُ خَالِدٍ بعد اسکے وہ اشقیا طرف لوٹنے پوشاک کے متوجہ ہوے پس کرتہ اسحاق حضرمی نے اُتار لیا اور زیر جامہ ابجر بن کعب تمیمی نے لیلیا اور عمامہ اخنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن نُسیر کندی نے اُتار لی اور نعلین اسود بن خالد نے لیلین وَأَخَذَ قَطِيْفَتَهُ الْخَزِّيَّةَ قَيْسُ بْنُ الْأَشْعَثِ وَأَخَذَ خَاتَمَهُ بَجْدَلُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ فَقَطَعَ اللَّعِيْنُ إِصْبَعَهُ مَعَ الْخَاتَمِ اور ردا جو خز کی تھی قیس بن اشعث لیگیا اور انگشتری بجدل بن سلیم کلبی نے مع انگشت اطہر کے کاٹ کر اُتار لی وَأَحَاطَ الْقَوْمُ بِخِيَامِهِ وَسَبَوْا حَرِيْمَهُ وَنِسَائَهُ اور اُن اشقیا نے مظلوم کربلا کے خیمون کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی اور اہل حرم اور مخدرات عالی مرتبت کو اسیر و مقید کیا فَقَالَ الْحَجَّاجُ هٰكَذَا جَرٰى عَلَيْهِمْ يَا عَلَوِيُّ قَالَ نَعَمْ یہ سن کر حجاج نے کہا اے علوی اسی طرح سے ظلم ہوا ہے اُنپر اُسنے جواب دیا کہ ہان فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَأْتِنِيْ بِهٰذَا بِالدَّلِيْلِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبِصِحَّةِ إِمَامَتِهِمَا لَأَخَذْتُ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَلَقَدْ نَجَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا عَزَمْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِكَ پس حجاج نے کہا قسم بخدا اگر تو حسنینؑ کی امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے ثابت نہ کرتا تو مین تیری آنکھین نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اُس چیز سے جسکا مین نے ارادہ کیا تھا تیرے قتل کرنے سے وَلٰكِنْ خُذْ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا فَأَخَذَهَا الْعَلَوِيُّ وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَطَاءِ اللّٰهِ وَتَفْضِيْلِهِ لَا مِنْ عَطَائِكَ يَا حَجَّاجُ فَبَكٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ لیکن اب مین نے رہا کیا لے اس جامہ کو جسکا مین نے وعدہ کیا تھا خدا تجھے یہ لباس مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لیلیا اور کہا یہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا اے حجاج یہ تیری عطا سے نہین ہے پس وہ سید علوی روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا ؎

صَلَّى الْإِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهِ	وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ النَّاجِحِ

خدا اور حاملان عرش الٰہی اور ارواح مقدسۂ انبیاء و اوصیاء صلوات بھیجتے ہین رسول خدا ہادی خلق پر

Presented by www.ziaraat.com

وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِیْنَ تَھَمَّضُوْا ۔۔۔ بِالنَّآئِبَاتِ وَکُلِّ خَطْبٍ فَادِحٖ

اور سلام بھیجتے ہین اُس جناب کی آلؑ پر کہ جن بزرگوارون نے دنیا کے مصائب کو گوارا کیا اور
ہمیشہ مبتلا بہ بلا رہے اور صبر کیا اور راضی بہ رضا رہے ؎

طَلَبُوْا الْحُقُوْقَ فَاُبْعِدُوْا عَنْ دَارِھِمْ ۔۔۔ وَعَوٰی عَلَیْھِمْ کُلُّ کَلْبٍ نَابِحٖ

آہ جب اُن بزرگوارون نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے بظلم و ستم نکالے گئے اور عالم غربت مین اُنکو دیکھکر اعدا مثل کلاب کے اُنپر حملہ کرتے تھے اور اذیت و تکلیف پہونچاتے تھے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین و طالب العلم و شہادت شاہزادہ علی اکبرؑ و مصائب آل رسولؐ و سیدین نور امام حسینؑ بہ سیاہ زندان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَۃً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّا نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ عِنْدَ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الْجَنَّۃَ مَعَہٗ وَلَا اُبَالِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن ایک ساعت عالم کے پاس بیٹھے تو جانب پروردگار سے ندا آتی ہی کہ تو ہمارے حبیب کے پاس بیٹھا قسم ہی مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ تجھ کو ساکن جنت کرونگا ساتھ اُسکے اور کچھ پروا نہ کرونگا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ یَسْمَعُ وَیَکْتُبُ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اور ابوذر غفاری سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم بعوض ہر قدم کے لکھیگا ثواب ایک نبی کا انبیا سے اور اُسکو بعوض ایک ...ت کے جو سنے یا لکھے ایک شہر جنت مین عطا فرمائیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا عالم سے واسطے عمل کے افضل و بہتر ہی بارہ ہزار ختم قرآن سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ

اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَاَحَبَّہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَحَبَّہُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا یُحِبُّ الْعِلْمَ اِلَّا السَّعِیْدُ فَطُوْبٰی لِطَالِبِ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم اور ملائکہ اور انبیا اُسکو دوست رکھتے ہین اور علم دین کو دوست نہین رکھتا ہی مگر سعادتمند پس خوشا بحال طالب العلم کا بروز قیامت وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَآءِ بَدْرٍ اور جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم لکھیگا واسطے اُسکے بعوض ہر قدم کے ثواب ایک شہید کا شہدائے جنگ بدر سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَیُصْبِحُ وَیُمْسِیْ فِیْ رِضَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور طالب علم دوست خدا ہی اور جو مومن دوست رکھے علم دین کو تو واجب ہی اُسپر جنت یعنی وہ ضرور داخل جنت ہوگا اور طالب العلم صبح و شام بوجہ حاصل کرنے علم دین کے رضائے الٰہی مین بسر کرتا ہی وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَاْکُلَ مِنْ ثَمَرَۃِ الْجَنَّۃِ وَیَکُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقَ خِضْرٍ اور طالب علم دنیا سے نہ جائیگا جب تک کہ آب کوثر نہ پیے اور میوہ جنت نہ کھائے اور وہ بہشت مین رفیق حضرت خضرؑ کا ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ جو مومن علم دین حاصل کرنے جاتا ہی تو اُسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین پس خوشا بحال اُن لوگون کے جو طلب علم کے لیے راہ ہاے دور و دراز قطع کرتے ہین اور خوشا بحال اُن لوگونکے جنکی موت حالت طلب علم مین واقع ہوتی ہی کیونکہ جب مومن عالم مسافرت مین انتقال کرتا ہی تو ملائکہ اُسکی غربت و بیکسی پر روتے ہین حالانکہ مومنین اُسکی جانکنی کے وقت اُسکو رو بقبلہ کرتے ہین اور حلق مین پانی یا شربت ٹپکاتے ہین تاکہ دنیا سے پیاسا نہ جائے اور بعد رحلت کے غسل و کفن دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین باوجود اسکے مسافرت و بیکسی کی وجہ سے فرشتے اُسپر روتے ہین یا اُسکی جوانی پر ترحم کرکے محزون و مغموم ہوتے ہین آب کیا حاجت بیان ہی تصور کیجیے کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ کا جب صحرائے کربلا عالم مسافرت و تشنہ لبی مین

Presented by www.ziaraat.com

اشقیائے امت نے شبیہ پیغمبر شاہزادہ علی اکبر کو تیر و نیزون سے زخمی کیا اور ایک شقی نے ضربت شمشیر سر اطہر پر ماری جسکے صدمہ سے جھک گئے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا اُس شبیہ پیغمبر کو طرف لشکر اعدا کے لیچلا فَقَطَعُوْهُ بِسُيُوْفِهِمْ اِرْبًا اِرْبًا پس اُن اشقیا نے اپنی تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گھوڑے سے طرف زمین کے جھکے اسی اثنا مین پکارے یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِيْ ای بابا میری خبر لیجیے یہ سن کر امام حسین بیتاب ہو کر طرف اپنے پارۂ جگر کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ نور نظر خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑا ہی پس دل پُر درد سے صیحہ کیا اور فرمایا عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای فرزند اب بعد تیرے خاک ہی اس دنیا پر آہ اُسوقت مظلوم کربلا کے پاس پانی کہان تھا جو وقت آخر اپنے فرزند نوجوان کے حلق خشک مین ٹپکاتے پس منھ پر منھ رکھکے بوسے لینے لگے اور چہرۂ انور سے خاک و خون صاف کیا اور بہ شدت روئے ؎

فریاد از غریبی و بے یاری حسین	وز نالہائے دمبدم و زاری حسین

الغرض سنا آپ نے مرتبہ طالب العلم کا اب تتمہ فضائل و مراتب باب مدینۂ علم کا سنیے جنکی بدولت صاحبان علم اور طالبان علم کو یہ مرتبہ حاصل ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَفُتِحَ لِيْ مِنْ كُلِّ بَابٍ اَلْفُ بَابٍ چنانچہ کتاب روضہ مین ابن عباس سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح اور کشادہ ہوے وَفِيْ رَوْضِ الْفَتَىٰ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ كَلِمَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ اَلْفُ كَلِمَةٍ اور روض الفتی وغیرہ مین یون منقول ہی کہ جناب رسول خدا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُنکے لیے ہزار کلمے اور مفتوح ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ

وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالب دروازہ اسکے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ مِنْ بَابِهٖ اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہین پس جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے تو تین ان احادیث مسلّمۂ فریقین سے ثابت ہی کہ واسطے دریافت کرنے علم دین کے حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی طرف رجوع لازم ہی اس لیے کہ وہ جناب اعلم و افضل ہین بعد جناب رسول خدا کے اور احق ہین تمامی اُمت سے اور عمدۂ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہی پس سوا اُن حضرت کے اور کسی کو امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ اشقیائے امت نے بعد جناب رسول خدا کے کیا کہ عوض طلب علم اور ہدایت کے اُس باب مدینۂ علم اور ہادی خلق پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور جہلا کی طرف رجوع کر کے اُنکی ترغیب سے درپے اذیت و آزار ہوے یہان تک کہ دروازہ اُنکا جلا کر نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور ریسمان ستم گلوے انور مین ڈال کر باہر لائے اور مدت سلطنت ثلاثہ مین طرح طرح کے مصائب مین مبتلا رہے بلکہ ہر لحظہ مصیبت تازہ درپیش ہوتی تھی یہان تک کہ بعہد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور خلافت ظاہری پانچ برس مین بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آہ آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور بعد شہادت کے روح اقدس کو اُن حضرت کے غم مین اُنکے فرزندون کے اعدا نے بیچین کر دیا افسوس امام حسن کو زہر دغا سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول خدا مین دفن ہونے دیا اور امام حسین کو کوفیون نے مہمان بلا کر صحرائے کربلا مین مع اصحاب و اقربا اور اولاد اور بچۂ شیرخوار کے بحکم ابن زیاد و یزید لعین پیاسا بمکر و دغا شہید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی آہ جناب حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو مع سرہائے شہدا کے

Presented by www.ziaraat.com

شہر بشہر پھرایا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں یُسَاقُوْنَ کَالْاِمَاءِ
الْمَسْبِیَّاتِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ افسوس اُن ستم رسیدوں کو مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے
اعدا جنگلوں اور صحراؤں میں لیے پھرے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ آہ اُنکے منھ دوپہر
کی دھوپ تیزی [illegible] سے جلتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ ہاتھ اُن کے
گردنوں سے باندھے [illegible] یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسی طرح بازاروں میں پھراتے تھے
آہ آخر کار اُن ستم رسیدوں کو دربار یزید لعین میں لائے اُس وقت شمر لعین سر اقدس امام حسین کا
لیکے سامنے [illegible] آیا اور بطور ہدیہ پیش کیا اور طالب انعام ہوا اور بہ فخر سے کہنے لگا

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّةً وَذَهَبًا	اِنِّیْ قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا	وَاَکْرَمَ الْخَلْقِ جَمِیْعًا نَسَبًا

بھر دے میرے شتران سواری کو نقرہ و طلا سے تحقیق کہ میں نے قتل کیا ہے بادشاہ عظیم الشان
کو اور قتل کیا بہترین خلق کو از روے ماں باپ کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے حسب و نسب کے

طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتَّی انْقَلَبَا	ضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبَا

ایسا نیزہ مارا میں نے اُنکو گھوڑے سے اُلٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا
پس یہ مدح شرافت امام حسین کی سن کر یزید لعین غضبناک ہوا اور کہا ای شمر دور ہو خدا تیری
رکاب کو نار جہنم سے بھر دے یعنی اگر تو حسین کو ایسا جانتا تھا تو پھر کیوں قتل کیا آہ بعد اسکے
یزید لعین نے لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کی جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ میں فرماتے
ہیں اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین و فضیلت مومن عالم و از رحلت و خستہ شدن در اسلام و مصائب امام حسین و متفرق دفن شدن آل رسول بعالم غربت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِیَتَفَقَّهُوْا

فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید میں
فرماتا ہے اور نہیں ممکن ہے مومنوں کو کہ وہ سب باہر چلے جاویں پس کیوں نہیں نکلتا ہے اُنکے
ہر فرقہ میں سے ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کریں دین میں یعنی علم دین سیکھیں اور تاکہ ڈراویں
اپنی قوم کو جبکہ تحصیل علم کرکے وہ اُنکی طرف واپس آویں شاید کہ وہ خدا سے ڈریں اس
آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہے اور اخذ کرنا ہر مسلم و مسلمہ کو مسائل دین کا
اُس فقیہ سے اصالتاً یا بواسطہ کسی عادل کے واجب عینی ہے پس جو غفلت کرے وہ عاصی ہے
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا میں
ورنہ ہو جاؤ گے تم اعراب اور بادیہ نشین کیونکہ جو شخص دین خدا میں فہم حاصل نہ کریگا تو خداوند
عالم بروز قیامت اُسکی طرف نظر لطف و رحمت نہ فرمائیگا اور اُسکے کسی عمل کو پاک نہ کریگا
نہ قبول کریگا اور فرمایا اُن حضرت نے علماے دین امانتدار ہیں اور متقین قلعے ہیں اور
اوصیاے انبیا سردار ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علم کی زکوۃ یہ ہے کہ علم
دین بندگان خدا کو تعلیم کرے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ
وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَاءِ الشُّهَدَاءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ چنانچہ
بحار الانوار اور کافی میں منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب روز قیامت
ہوگا تو اُس دن اُس روشنائی کا جس سے علما نے علم دین لکھا ہوگا وزن کیا جائیگا ساتھ خون
شہداے راہ خدا کے پس وہ مداد خون شہدا پر راجح ہوگی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِهٖ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علماء
میری امت کے مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہیں وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے
وارث انبیا ہیں اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا جو مومن ہمارے
شیعوں سے ہو اور ہماری شریعت کا عالم ہو اور ہمارے ضعفاے شیعہ کو تاریکی جہل سے نکال کر

Presented by www.ziaraat.com

نور علم مین لائے جو علم ہم آل رسول سے اُنکو پہونچا ہی تو وہ عالم بروز قیامت اس طرح سے آئیگا کہ ایک تاج نور کا اُسکے سر پر ہوگا اور اہل محشر کو وہ روشنی دیگا اور وہ مومن عالم ایسا نورانی حُلہ پہنے ہوگا کہ اُسکے ایک تار کی قیمت کی برابری دنیا و مافیہا نہین کر سکتی ہی پس جانب خدا سے ایک منادی ندا کریگا کہ اے بندگان خدا یہ مومن ایک عالم ہی شاگردون سے کسی بزرگوار کا آل محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ سے پس جن اشخاص نے دنیا مین اُس عالم سے ہدایت پائی ہوگی اور حیرت جہالت سے باہر لایا ہو اُنکو چاہیے کہ اُسکے نور سے متمسک ہو جائین تاکہ وہ عالم اُنکو ظلمت محشر سے نکال کر طرف گلشن جنت کے لیجائے پس جن اشخاص کو اُس عالم نے کوئی امر خیر تعلیم کیا ہو یا اُنکے دل سے جہالت کو دور کیا ہو یا کسی شبہہ کو رفع کیا ہو گا اُن سب کو محشر سے طرف جنت کے ساتھ اپنے لیجائیگا اور وہ سب مراتب و منازل عالیہ پر فائز ہونگے

اور وہ جناب فرماتے ہین

رَضِینَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِینَا	لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ
لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیبٍ	وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

خداوند عالم نے جو مقدر مقرر فرمایا اُس پر ہم راضی و خوش ہین ہم کو اپنے فضل و کرم سے علم عطا فرمایا اور ہمارے اعدا کو مال دیا اس لیے کہ مال دنیا جلد فنا ہوتا ہی اور علم باقی رہتا ہی اُسکو زوال نہین ہی وہ خزانۂ دل مین محفوظ ہی اور علم صرف کرنے سے زائد ہوتا ہی اور عالم کو ہر جگہ نفع بخشتا ہی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے تین مرتبہ بار آلہا رحم فرما میرے خلفا پر قِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خلفا آپ کے ہین قَالَ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ فَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِیْ اُولٰٓئِکَ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ فرمایا وہ لوگ ہین جو بعد میرے دنیا مین آئینگے اور میرے احادیث و سنت کی روایت کرینگے پس اُن احادیث کو خلق تک پہونچائینگے تو وہ لوگ جنت مین میرے رفیق ہونگے

وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَاَلْفِ زَاھِدٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عالم افضل ہی ہزار عابد اور ہزار زاہد سے وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَعَالِمٌ یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ خَیْرٌ وَاَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ اَلْفِ عَابِدٍ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ہر آئینہ وہ عالم جسکے علم دین سے بندگان خدا فائدہ مند ہون وہ ستر ہزار عابد کی عبادت سے افضل و بہتر ہی وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا عالم و عابد کو محشور کریگا فَاِذَا وُقِفَا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قِیْلَ لِلْعَابِدِ اِنْطَلِقْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَقِیْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعْ لِلنَّاسِ بِحُسْنِ تَادِیْبِکَ لَھُمْ جب وہ عالم اور عابد سامنے بارگاہ خدا کے کھڑے کیے جائینگے تو اُسوقت عابد سے کہا جائیگا کہ تو داخل جنت ہو اور عالم سے ارشاد ہوگا کہ تم ٹھہرو تمھاری شفاعت لوگون کے لیے قبول کی جائیگی بوجہ اُس حُسن تعلیم کے جو تم نے لوگون کو علم دین مین کی ہی سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی عالم کا پس جب وہ دنیا سے گذرتا ہی تو اسلام مین رخنۂ عظیم ہوتا ہی قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْعَالِمُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ چنانچہ فرمایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ مومن عالم کا اجر و ثواب عظیم تر ہی روزہ دار نماز گذار غازی سے جو راہ خدا مین جہاد کرتا ہی وَاِذَا مَاتَ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَۃٌ لَا یَسُدُّھَا شَیْءٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اور جب عالم دنیا سے رحلت کرتا ہی تو اسلام مین ایسا رخنہ ہوتا ہی کہ قیامت تک کسی چیز سے بند نہین ہوتا کیون مومنین یہ حال تو اُس عالم کی رحلت سے ہوتا ہی جو شاگردان آل رسول سے ہو جس نے اُس بحر ذخار علم و حکمت ائمۂ اطہار سے بمقدار ایک قطرہ کے علم پایا تھا پس تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا اُن عالمان علوم ربانی اور واقفان اسرار یزدانی کی رحلت سے جو بناے اسلام مستحکم و مضبوط کنندہ اور ناصر و حامی اور رونق دہندہ اسلام کے تھے جن حضرات نے واسطے بقاے دین اسلام کے تکالیف دنیا کو گوارا کیا اور بندگان خدا کو ہدایت فرمائی اور وعظ و نصیحت سے دست بردار نہ ہوے یہان تک

کہ راہ خدا مین جان دی جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے بھی ظاہر ہی وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ اور جس فرزند رسول نے تیری راہ رضا مین قتل و ذبح ہونا اختیار کیا تاکہ تیرے بندون کو جہالت اور حیرت ضلالت سے بچائین فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ پس جہاد کیا اشقیا سے تیری راہ مین بعد وعظ و نصیحت کے درحالیکہ وہ جناب صابر و شاکر تھے یہان تک کہ خون اُنکا تیری راہ اطاعت مین بہایا گیا اور اہل حرم اُنکے لوٹے گئے افسوس بنی امیہ اور اشقیا سے کوفہ نے اسپر اکتفا نہ کی بلکہ اُس جناب کا لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتا لیگیا کسی نے عبا اُتار لی اور لاش بیسر سے بے ادبی کی آہ خیمون مین آگ لگائی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر مجمع عام مین لیگئے چنانچہ معصوم زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدرات عالی مرتبت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ بھی اعدا کو کافی نہ ہوا اور اُن ستم رسیدون کو شہر بشہر پھرایا یہان تک کہ دربار ابن زیاد و یزید لعین مین لائے اور وہ اشقیا دیکھ کر خوش و مسرور ہوے آہ کیسی ہتک حرمت کی گئی اہلبیت امام حسینؑ کی کہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام ہو اُس صاحب عزت و غیرت پر جسکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام ہو اُس حجت خدا پر جسکی عہد شکنی کی گئی الغرض جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین ایک جماعت مین قریش و نصاری کے باہم اسلام لانے پر نزاع ہوئی نصاری کہتے تھے کہ اگر نبی تمہارے مثل عیسیٰؑ کے مُردون کو زندہ کردین تو ہم ایمان لائینگے جب یہ خبر جناب رسولؐ خدا کو پہونچی تو اُن حضرت نے جناب امیرالمومنینؑ سے فرمایا اے علیؑ اس قوم کے ساتھ قبرستان پر جاؤ اور جن قبور کے اموات کو یہ کہین زندہ کرو حسب الارشاد وہ جناب تشریف لے گئے اور مُردون کو زندہ کیا اور جو شخص زمین سے باہر

نکلتا تھا وہ شفاعت جناب رسولؐ خدا کی اپنے بارے مین چاہتا تھا اور مدح و ثنا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کرتا تھا اُسوقت نصاری متحیر ہو کر تعجب کرتے تھے اور یہ اعجاز مرتضوی دیکھ کر اظہار اسلام کرتے تھے مومنین سنا آپ نے کہ نصاری تو یہ اعجاز باب مدینۂ علم کا دیکھ کر مسلمان ہون اور بنی امیہ اور بنی عباس نے جو ادعاے اسلام کرتے تھے آل رسولؐ و رہادیان دین پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور بعض کو قتل کیا بعض کو زہر دیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ بعد شہادت کے ایک مقام پر وہ خاصان خدا دفن بھی نہ ہوسے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

وَقُبُورُهُمْ شَتَّى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ — وَبُيُوتُهُمْ لِلْبُومِ فِيهَا مَرْقَدُ

اور اُن حضرات کی قبرین متفرق جگہ مین بنین اور ایک دوسرے سے جدا دفن ہوے اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلۂ بوم شوم تھے

فَبِأَرْضِ سَامِرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوَى — بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِي الْغَرِيِّ مُلَحَّدُ

بعضے نجف اشرف مین اور بعضے زمین بغداد مین اور بعضے زمین سامرہ مین دفن ہوے

قَبْرٌ بِطُوسٍ وَالْبَقِيعِ وَطَيْبَةٍ — وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِينَ اسْتُشْهِدُوا

ہاے افسوس کوئی زمین طوس مین کوئی مزار بقیع اور مدینہ طیبہ مین دفن ہوا اور بعضے صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوے اور اُسی زمین مین تیسرے دن دفن ہوے آہ وہ مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہداؑ ہین جنکی لاش اطہر خاک و خون مین آلودہ ہوئی اور سر اقدس نیزہ پر رہا اور بازار کوفہ و شام مین مع اہل حرم کے پھرایا گیا یہان تک کہ سامنے ابن زیاد و یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا گیا مقام تصور ہی کہ جو سر انور آغوش رسول خدا اور بتولؑ عذرا مین رہا ہو جسکے گیسوئے مشکین جناب رسولؐ خدا اور فاطمۂ زہرا اور جبرئیلؑ آب سلسبیل سے دھوتے تھے اور گرد و غبار صاف کرتے تھے ہاے افسوس وہ سر انور خاک و خون مین آلودہ تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی دروازہ

Presented by www.ziaraat.com

قصر پر آویزان کیا گیا کبھی طشت طلا مین رکھ کر زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ ملعون خوش و مسرور ہو کر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا چنانچہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی آہ کیسی عداوت تھی بنی اُمیہ کو آل رسول سے کہ بعد قتل کرنے کے بھی وہ آتش کینہ و حسد فرو نہ ہوئی چنانچہ ہدایۃ السعدا مین لکھا ہی کہ یزید لعین سر انور سے خون سلائی سے لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگاتا تھا کہ ٹھنڈی ہون الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہفتم ذکر موت و حال اقربائے گذشتہ و آمدن سہ دوست بوقت آخر و سوال و جواب ایشان و قبض روح سلیمان پیغمبر و متفرق دفن شدن آل رسول و حال سر انور امام حسین ع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہی واقعی مرحلہ موت ہر ذی روح کو درپیش ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور حُب دنیا راس ہر خطا ہی اور یہ جاننا چاہیے کہ جو خالق حیات ہی وہی خالق ممات ہی جو پیدا کرنیوالا ہی وہی ناپید کرنیوالا ہی جو مرض مین کسی مصلحت سے مبتلا کرنیوالا ہی وہی شفا دینے والا ہی پس ہر حال مین راضی برضا رہنا اور صبر و شکر کرنا بہتر اور ثواب ہی اور ظاہر ہی کہ دو چیزین محل اعتماد نہین ہین ایک صحت و تندرستی دوسرے غنیٰ و توانگری بسا ایسا ہوتا ہی کہ تندرست بیمار اور زندہ مردہ ہو گیا اور تونگر فقیر ہو گیا اور ہر شئی دنیا کی فانی ہی نہ مال و اسباب نہ مکان عالیشان نہ اُنکے باشندے باقی رہینگے جیسا کہ حضرت

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین ؎

أَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلَّى ۔۔۔ سَتُدْفَنُ عَنْقَرِيبٍ فِي التُّرَابِ

آگاہ ہو اے رہنے والے قصر بلند کے عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائیگا

لَهُ مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ ۔۔۔ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ

اُسکو ایک فرشتہ ہر روز ندا دیتا ہی کہ آخر تجھے مرنا ہی اور یہ مکانات خالی اور ویران ہو جاینگے واقعی بعد ایک مدت کے وہ مکانات رفتہ رفتہ کہنہ اور منہدم ہو جاتے ہین اور بسا ایسا ہوتا ہی کہ کوئی مرمت بھی نہین کرتا یہی حالت انسان کی ہی کہ طفلی سے جوانی اور جوانی سے پیری ہوتی ہی اور اعضا سُست ہاتھ پیرون کی قوت جاتی ہی بینائی و سماعت مین فرق ہوتا ہی کہ ختم ہوتی ہی اور دانت ایک بعد دوسرے کے گرتے ہین اور روٹی کے کھانے سے عاجز ہوتا ہی اور بال سفید ہوتے ہین درد و غم مین مبتلا رہتا ہی اور عزیز و اقربا اور احباب مرتے جاتے ہین یہ سب پے درپے پیام موت کے ہین آخر ملک الموت روح قبض کرتا ہی جو مرحلہ عظیم ہی حق سبحانہ تعالی ببرکت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کل مومنین و مومنات پر رحم فرمائے اور کل عقبات دنیا اور برزخ اور آخرت کو سہل و آسان کرے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ أَرْبَعِينَ سَنَةً نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ دَنَا الرَّحِيلُ اور حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہی فرمایا آن حضرت نے کہ جب سِن آدمی کا ۴۰ برس کا ہوتا ہی تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی کہ وقت کوچ کا قریب پہونچا زاد راہ درست کر اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہین آهٍ آهٍ مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَطُولِ الطَّرِيقِ وَوَحْشَتِهَا افسوس افسوس کمی زادراہ کی اور درازی راہ سفر اور اُسکی وحشت سے یہ کلام عبرت اُس بزرگوار کا ہی جنکے بارے مین فرمایا جناب رسول خداؐ نے ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ضربت علی بن ابی طالب ع کی بروز جنگ خندق عبادت سے جن و انس کی افضل ہی روز قیامت تک آپ مقام غور ہی کہ

Presented by www.ziaraat.com

جب ایسا مقبول درگاہ خدا یہ فرمائے جو عین عبدیت اور ہدایت مومنین ہے تو وائے ہے
ہماری غفلت پر ہم نے کونسا زادراہ مہیا کیا ہے جو یوں غافل ہیں اَیُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوْا
اَقْرَانَكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا قَبْلَكُمْ بِاَيْدٍ عَارِيَةٍ ایہا الناس یاد کرو اپنے اُن عزیزوں کو جو خالی
ہاتھ آگے تمہارے چلے گئے اور زیر زمین پنہان ہوگئے وَكَيْفَ مَحَا التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ
وَكَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَهُمْ اور کیسی مٹا دیں خاک نے نیک صورتیں اُنکی اور وہ زبانیں
جن سے طرح طرح کے کلام کرتے تھے کیسا اُنکو کیڑوں نے کھا لیا وَضُيِّعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ
مِنْهُمْ مَجَالِسُهُمْ وَحَلُّوْا بِدَارٍ لَا تَزَاوُرَ بَيْنَهُمْ وَلَا مُؤْنِسَ لَهُمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اور
ضائع ہوئے اموال اُنکے جو مشقتوں سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوئے اُن اموال پر
وہ لوگ جنکا تصرف اُنھیں ناگوار تھا اور خالی ہوگئے مکان اُنکے اور ایسے مکان میں ساکن
ہوئے کہ نہ وہ کسی کو بظاہر دیکھنے آسکتے ہیں اور نہ اُنکو کوئی دیکھنے جا سکتا ہے اور اب
کوئی اُنکا مونس و ہمدم نہیں ہے سوائے حسرت و ندامت کے پس حضرات یہ دنیا ناپائدار
بے اعتبار ہے جس وقت جسکی اجل آتی ہے ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ٹلتی چنانچہ خداوند عالم
فرماتا ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہر امت
کے لیے اجل ہے پس جب اُنکی اجل آگئی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ٹلتی ہے اور فرماتا ہے
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سب کے لیے فنا ہے سوائے ذات
اقدس باری تعالی کے پس ملائکہ اور جن و انس اور وحش و طیور اور آسمان و زمین اور جو کچھ
کہ درمیان اُنکے ہے سب ایک دن فنا ہونگے اور بقا و دوام ذات باری تعالی کے لیے ہے
اور خاصان خدا موت کو بہت دوست رکھتے تھے اور لقائے رحمت الٰہی کے مشتاق
رہتے تھے اور دنیا سے کارہ تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ کی قبر پر تشریف لائے اور درگاہ
خدا میں دعا کی تاکہ اُنکو زندہ کرے پس حضرت یحییٰ زندہ ہوئے اور قبر سے باہر تشریف لائے

اور کہا مجھ سے آپ کیا چاہتے ہیں فرمایا تم میرے ساتھ دنیا میں رہو جس طرح کہ سابق میں
رہتے تھے حضرت یحییٰ نے کہا اے عیسیٰ ابھی حرارت و شدت مرگ کی مجھ سے برطرف نہیں
ہوئی ہے اب آپ چاہتے ہیں کہ پھر دنیا میں رہکر دوبارہ شدت موت اور جانکنی کی اُٹھاؤں
یہ سن کر حضرت عیسیٰ اُن سے دست بردار ہوئے اور حضرت یحییٰ قبر میں واپس چلے گئے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ مقام غور ہے جب انبیا کا یہ حال ہو تو ہمارا کیا حال ہوگا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلٰثَةُ اَخِلَّاءَ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ مرد مسلم کے لیے تین دوست ہیں کہ وقت موت کے مجسم ہو کر آتے ہیں اور وہ شخص
کہتا ہے کہ تم میرے ساتھ آج کیا سلوک کروگے فَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَتّٰى تَمُوْتَ وَهُوَ
مَالُهٗ فَاِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ پس ایک دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں تیری
زندگی تک اور وہ دوست مال اُسکا ہے جب وہ مریگا تو مال ورثہ باہم تقسیم کرینگے وَخَلِيْلٌ
يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ اِلٰى بَابِ قَبْرِكَ وَهُوَ وَلَدُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ہمراہ
ہوں تیری قبر تک وہ دوست اولاد اُسکی ہے کہ بعد دفن کے اپنی منزل کی طرف واپس
ہوتی ہے وَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَهُوَ عَمَلُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ
میں تیرے ساتھ ہوں تیری زندگی اور موت میں وہ دوست عمل اُسکا ہے پس ہر شخص کو
فرمانبرداری خدا اور رسول و امام برحق کی لازم ہے اور کار نیک میں عمر عزیز کو صرف کرنا چاہیے
ورنہ بعد موت کے ندامت ہوگی اور زندگی چند روزہ پر مغرور ہونا اور جاہ و حشم دنیا پر
اعتماد کرنا عبث ہے کیونکہ جب ملک الموت قصد آنیکا کرتا ہے تو کوئی اُسکو روک نہیں
سکتا ہے اور جب ارادہ جانے کا کرتا ہے تو کوئی اُسکو ٹھہرا نہیں سکتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ
ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک و سلطنت کی سیر میں مشغول تھے اور فرمایا
میں ایک روز تو اپنا ملک و حشم و خدم دیکھوں فَصَعِدَ عَلَى الْقَصْرِ وَقَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصَاهُ
يَنْظُرُ اِلٰى مُلْكِهٖ پس قصر بلند پر تشریف لے گئے اور حکم دیا آج کوئی میرے پاس نہ آوے

Presented by www.ziaraat.com

اور عصا ٹیک کے کھڑے ہوے اور اپنے ملک و بادشاہی کی طرف نظر کرتے تھے باوجودیکہ خدانے حضرت سلیمانؑ کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا اور تمام جن وانس اور وحش وطیور اور ابر و ہوا سب تابع اُنکے تھے اور حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آوے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَہٗ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اَرْتَشِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْکَ پس ایک شخص کو اپنے پاس دیکھا پوچھا تو کون ہی جو بے اجازت ہماری چلا آیا اُسنے جواب دیا مین وہ شخص ہون نہ رشوت لیتا ہون نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَکَّلَنِیَ اللّٰہُ عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خدانے مجھے واسطے قبض کرنے ارواح کے مقرر کیا ہی یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے مہلت بیٹھنے کی مانگی مگر ملک الموت نے مہلت کے بارے مین عذر کیا پس حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ای ملک الموت جو تمھین حکم خدا ہوا ہی وہ بجالاؤ پس ملک الموت نے اُسی حال مین کہ استادہ تھے قبض روح کی سبحان اللہ خداوند عالم نے جناب رسول خدا خاتم انبیا اور اُنکے اہل بیت اطہار کو کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ ملک الموت سا ملک مقرب بھی بدون اجازت کے اُنکے گھر کے اندر نہین جاسکتا تھا مگر افسوس ہی کہ ان اہل بیت رسول خدا پر بعد اُن حضرت کے اشقیاے امت نے کیا کیا ظلم وستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور حرم سرا کے اندر بے تحاشا در آئے آہ بعد اسکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر ومقید کیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ ایک جگہ دفن بھی نہ ہوے

اَسَفًا عَلٰی بَیْتِ الرِّسَالَۃِ قَدْ خَلَا	مِنْ ذِکْرِہِمْ وَمِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَسْجِدُ
اَسَفًا عَلٰی اٰلِ الرَّسُوْلِ فَاِنَّہُمْ	قُتِلُوْا وَبَعْضٌ بِالسُّمُوْمِ اسْتُشْہِدُوْا

افسوس ہی کہ گھر اہل بیت رسالت کا ایسا برباد و تباہ ہوا کہ کوئی گھر عالم مین ایسا تباہ و برباد نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا وہ گھر جو مہبط جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تھا اور ہر وقت جس گھر سے صدا تکبیر وتہلیل کی بلند تھی افسوس وہ گھر ذکر خدا سے خالی ہوگیا اور وہ مساجد جن سے

ہر وقت صداے تلاوت قرآن آتی تھی اب اُن مساجد سے آواز اذان اور نماز کی بھی نہین آتی ہی اور افسوس ہی کہ آل رسول جو بہترین خلق خدا اور باعث ایجاد عالم تھے بعض اُن مین سے قتل وذبح کیے گئے اور بعضے زہر دغا سے شہید کیے گئے

وَقُبُوْرُہُمْ شَتّٰی بِکُلِّ مَحَلَّۃٍ	وَبُیُوْتُہُمْ الْبُوْمُ فِیْہَا مُرْتَدٌ
فَبِاَرْضِ سَامِرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوٰی	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِی الْغَرِیِّ مُلَحَّدٌ

اور قبرین اُنکی جدا مختلف جگہ مین بنین اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلہ بوم شوم تھے آہ بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام ہین کہ وہ دونون بزرگوار زہر ستم سے شہید ہوکر زمین سامرہ مین دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام موسی کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام ہین کہ ان دونون بزرگوارون کو آوارہ وطن کرکے ایک مدت تک بغداد مین قید کیا آخر اشقیاے بنی عباس نے زہر سے شہید کیا پس قبرین اُن کی مقابر قریش مین بنائی گئین اور بعضے اُن پیشوایان دین سے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کہ ابن ملجم لعین نے ماہ رمضان مین اُن حضرت کو مسجد کوفہ مین تلوار زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور نجف اشرف مین دفن ہوے

قُبُوْرٌ بِطُوْسٍ وَالْبَقِیْعِ وَطَیْبَۃٍ	وَبِکَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِیْنَ اسْتُشْہِدُوْا

اور ایک آل رسول سے غریب الغربا جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کہ مامون رشید نے مدینہ سے بمکر و دغا شہر طوس مین بلاکر زہر سے شہید کیا اور وہین دفن ہوے اور بعض آل رسول سے حضرت امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام ہین جو مدینۂ طیبہ مین زہر سے شہید ہوے اور مزار بقیع مین وہ حضرات ایک جگہ دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام حسین علیہ السلام ہین کہ مصیبت جنکی عظیم ترین مصائب ہی آہ وہ حضرت مع اصحاب واقربا کے جنکا مثل ونظیر نہ تھا روز عاشورا

Presented by www.ziaraat.com

بھوکے پیاسے تیر و نیزہ اور تلوارون سے زخمی ہوے اور مثل گوسفند کے زمین کربلا پر ذبح ہوے اور لاشین اُنکی بے غسل و کفن بعد تین روز کے ایک جگہ دفن ہوئین اور کسی کی قبر کا اُن مین سے علیحدہ نشان نہین ہی سواے جناب امام حسینؑ علیہ السلام اور شاہزادۂ علی اکبر اور جناب عباسؑ کے کہ ان حضرات کو بنی اسد نے جدا جدا دفن کیا آہ کیونکر ویران و برباد نہ ہو وہ گھر کہ جس گھر سے اٹھارہ بنی ہاشم عترت جناب ابو طالبؑ سے ایک دن مین نیچے خاک کے پنہان ہو گئے حضرات سنا آپ نے کہ سب حضرات ائمہ ہدیٰ بعد شہادت کے دفن ہوے اور سر اقدس کسی بزرگوار کا بجز ایک مظلوم کے لاش نور سے جدا نہ رہا مگر افسوس ہی سر انور پر اُس مظلوم کے کہ وہ ساتھ جسم اطہر کے دفن نہ ہوا بلکہ اشقیاے کوفہ نے بدن اطہر سے جدا کر کے نیزہ پر رکھا اور شہر بشہر پھرایا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا کبھی صندوق مین بند کیا کبھی دروازون پر لٹکایا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا اور وہ لعین سر اقدس کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس ہشتم ذکر موت و حال احتضار مؤمن صالح و تشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰ و حال امام حسینؑ روز عاشورا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا خلق کیا موت اور زندگی کو تا کہ تمھارا امتحان ہو کون تم مین سے از روے عمل کے بہتر ہی پس جو عمل نیک کرے اُسکے لیے آخرت مین جنت اور نعمتہاے جنت ہی اور جو عمل بد کرے اُسکے لیے جہنم اور عذاب جہنم ہی اور فرماتا ہی ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ یعنی اسکے بتحقیق کہ تم لوگ البتہ مردہ ہوگے پھر تم لوگ بروز قیامت اُٹھائے جاؤگے اور زندہ ہوگے واقعی مومنین اگر انسان مدت دراز تک بھی اس دار دنیا مین بسر کرے

تو آخر موت ہی اور زن و مرد چھوٹے اور بڑے موت کے نزدیک برابر ہین جسوقت جسکی موت آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی نہ ایک چشم زدن پس و پیش ہو سکتا ہی پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور بعث و نشر اور حساب اعمال کا اعتقاد بھی لازم ہی خدا کل مومنین و مومنات پر بحق حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ آسان کرے اور ہر عقبہ سے نجات رہے اور علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار کے حال ہر شخص کا متغیر ہوتا ہی پس بحکم خدا مال اُسکا اُسکی نظر مین آتا ہی اور وہ متمثل ہو کر اپنے تئین اُسکو دکھاتا ہی اُسوقت وہ شخص کہتا ہی کہ مین نے عمر اپنی تیری تحصیل و جمع کرنے مین بسر کی اور تیرے صرف کرنے مین بخل کیا اور اب عمر میری ختم ہوئی اور ہاتھ میرا تجھ سے کوتاہ ہوا ہی پس تو میرے کس کام آئیگا اور میری کیا دستگیری کریگا مال کہیگا مجھ سے ایک کفن ملیگا اور باقی ورثہ اور حقدار لیجا ئینگے اگر ورثہ راہ خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ کیون عمر اپنی جمع کرنے مین صرف کی اور ثواب اور لوگ لینگے اور تو مال و ثواب دونون سے محروم رہا اور بجز حسرت و حساب کے تجھ اور کچھ باقی نہ رہا اور اگر ورثہ معصیت خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ ثواب سے محروم رہا اور گناہ مین اُنکے شریک ہوا پس جب مال سے مایوس ہوگا تو اولاد اُسکی متمثل ہو کر سامنے اُسکے آئینگے اُن سے بھی مثل مال کے کلام کریگا وہ کہینگے کہ ہم تیری قبر تک تیری رفاقت کرینگے اور تجھے تنہا وہان چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف واپس آئینگے بعد اسکے متوجہ ہوگا طرف اعمال خیر کے مثل نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ و خمس وغیرہ کے اور اُن سے کہیگا کہ مین نے تمھاری نسبت بہت کمی کی اور تم مجھ پر بہت دشوار تھے آج مین نے دنیا سے قطع امید کر کے تمھاری طرف رخ کیا ہی اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کروگے اور کہانتک میری رفاقت کروگے اعمال اُسکے جواب دینگے اگرچہ تو ہم سے گریز کرتا تھا اور ہماری نسبت بے پرواہی کرتا تھا لیکن ہم ہمیشہ تیرے دوست تھے اور خیر خواہی تجھپر ظاہر کرتے تھے اب ہم تیرے

Presented by www.ziaraat.com

رفیق قبر مین رہینگے بعد اسکے کہ تو ہر شخص سے محروم و تنہا رہا ہو ہم تیرے انیس و جلیس
روز قیامت تک رہینگے اور تیری شفاعت کرینگے اور بہشت مین تیرے مونس و جلیس ہونگے
بعد اسکے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور آل اطہار اُنکی مع جبرئیل و ملک الموت کے
سامنے اُسکے تشریف لائینگے اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھائینگے پس اگر محتضر صالح
و نیک ہوگا تو ملک الموت کہینگے ای دوست خدا خائف و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تیرے
حال پر شفیق تر ہون تیری مادر شفیقہ سے اور نگاہ کر یہ حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ
ہین اور تیرے رفیق ہین اُسوقت جانب خدا سے ایک فرشتہ آواز دیگا ای روح پاکیزہ مومن
کہ دل محبت حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ مین دیا اور اُنکی محبت و اطاعت مین قائم
رہا ان حضرات کے ساتھ جا اور داخل بہشت ہو اور جناب رسول خدا اُس مومن سے فرمائینگے
ای دوست خدا مین رسول خدا ہون اور تیرے لیے دنیا و مافیہا سے افضل و بہتر ہون بعد
اسکے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب اور جناب حسنینؑ اور سب ائمہ طاہرین علیہم السلام
اپنے تئین اُسے دکھائینگے اور اسما اپنے بیان فرمائینگے اور اپنی حضوری خدمت و رفاقت
کی اُسکو بشارت دینگے پس یہ خوشخبری باعث اُسکی تسلی و تسکین کی ہوگی اور آنکھین کھولکر
اُن حضرات کو مشاہدہ کریگا اور اُس فرشتہ کی آواز اور ان حضرات کی بشارت سنیگا اور حق سبحانہٗ
تعالیٰ اُسکی آنکھون کا پردہ اُٹھائیگا اور مکان اور نعمتین جو اُسکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی
ہین اُسکو دکھائیگا اور دنیا کو بھی ساتھ عمدہ حالت کے اُسکے پیش نظر کریگا اور درمیان دنیا
و آخرت کے اختیار دیگا جسکو چاہو پسند کر و پس وہ مومن دنیا سے منھ پھیر کے طرف آخرت کے
باشتیاق تمام رغبت کریگا اُسوقت سوا ے موت کے کوئی چیز اُسکی نظر مین بہتر و خوبتر نہوگی
کیونکہ ایک لذت آخرت کی ادراک کرتا ہے پس آمادہ مرگ ہوکر راضی برضا ہوتا ہے اُسوقت
جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جبرئیل علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ
دوست خدا و رسول و شیعۂ آل رسول ہے اسکے ساتھ محبت و ملائمت سے پیش آؤ پس

ملک الموت سامنے اُسکے آکر کہتے ہین کہ ای دوست خدا دنیا مین تو نے ولایت علی بن ابیطالب
علیہ السلام کی پناہ لی اور آل رسول علیہم السلام سے محبت و الفت بدل و جان اختیار
کی اور عذاب خدا سے اپنے تئین خلاص کیا اور رنج اور خوف اور ہول قیامت سے امین
ہوا اور جس سے تو خوفناک تھا اُس سے امان دیکھی اور جو تو چاہتا تھا وہ پایا اب بشارت
ہو تجھے کہ تو جنت مین حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ کا رفیق ہوگا بعد اسکے روح اُسکی
بکمال آسائش و نرمی اُسکے بدن سے نکال لینگے جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین اُسوقت
رنگ اُسکا سفید ہوتا ہے اور لب کھنچتے ہین اور بینی اونچی ہوتی ہے اور بائین آنکھ سے
آنسو جاری ہوتے ہین اور پیشانی عرق موت سے تر ہوتی ہے پس ان علامتون سے جو ظاہر ہو
وہ نشان اُسکی رحمت اور سعادت اور خوبی عاقبت کا ہے بلکہ جسکے جنازہ پہ مومن صالح پرہیزگار
نماز جنازہ پڑھے یہ بھی خوبی عاقبت اُس میت کی ہے حضرات یہ مرتبہ تو اُس مومن کا ہے جسکو
بولایت و محبت حضرات ائمہ ہدی علیہم السلام اور اُنکی اطاعت و پیروی سے حاصل ہوا
اب تصور کیجیے کہ اُن حضرات کا پیش خدا کیا مرتبہ عالی ہوگا جسکا اندازہ سوا ے خدا کے کوئی
نہین کر سکتا ہے مقام غور ہے دستور عالم ہے کہ وقت احتضار کسی مؤمن یا مؤمنہ کے عزیز و اقربا
اور اولاد یا احباب گرد و پیش اُسکے رہتے ہین کوئی سورۂ یٰسین اور والصافات کی تلاوت کرتا
ہے اور کوئی دعاے عدیلہ پڑھتا ہے جو عقائد حقہ پر شامل ہے کوئی اُسکو قبلہ رو کرتا ہے اور کوئی
بستر نرم پر دست و پا کو بنرمی سیدھا کرتا ہے اور کوئی منھ مین شربت ٹپکاتا ہے اور یہ اہتمام اُسکے
وقت آخر کرتے ہین کہ حتی الامکان شور و غل نہ ہو اور کوئی بعد رحلت کے تحت الحنک باندھتا
ہے اور اُسکی آنکھین بند کرتا ہے آہ اب کیا حاجت بیان ہے فدا ہو جان ہماری اُس تشنہ لب اور
مظلوم غریب الوطن پر جو وقت آخر زخمون سے چور چور ریگ گرم پر حرارت آفتاب مین خاک و خون
آلودہ پڑا تھا اور بجز اعدا کے کوئی گرد و پیش بھی نہ تھا جو دست و پا سیدھے کرتا اور دہن خشک مین

Presented by www.ziaraat.com

پانی ٹپکاتا افسوس عوض اسکے یہ مصیبت گذری جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہین فہویت الی الارض بجریحا تطأک الخیول بحوافرھا وتعلوک الطغاۃ ببواترھا اے جد مظلوم آپ زخمی ہوکے زمین پر تشریف لائے کہ گھوڑے ظالمون کے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا تلوارین کھینچے ہوئے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قد رشح للموت جبینک واختلفت بالانقباض والانبساط شمالک ویمینک بتحقیق کہ آپ کی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اس حالت مین آپ دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی آپ دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم ذکر اجر رسالت مودت آل رسول و فضائل علی مرتضیٰ و محبین ایشان و انجام دشمن ایشان و حال تضنار دوست و دشمن اہلبیت رسالت و مصائب امام حسین

قال اللہ تعالیٰ قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اے حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ مین اجر و عوض اپنی تبلیغ رسالت کا تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و مودت اپنے اقربا کی اور جو شخص کوئی حسنہ حاصل کریگا محبت و دوستی اہل بیت مین تو زیادہ کرونگا مین واسطے اسکے اس مین ثواب و نیکی کو اور صاحب کشاف نے لکھا ہے جسوقت یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ اہل قرابت آپ کے کون ہین جنکی محبت ہم پر خدا نے واجب کی ہے اُن حضرت نے فرمایا وہ علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم و ستم کرے اور مجھ کو اذیت دے بسبب رنجیدہ کرنے میری عترت کے تو بہشت اسپر حرام ہے پس حضرات ثابت ہوا کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت منجملہ اصول دین و ارکان

اسلام سے ہے اور خلاف اسکا کفر ہے اور منشا خارج ہونے کا اسلام سے ہے اور مستلزم ناصبی ہونے کو ہے پس خوشا بحال اسکا جو دوست ہو اہل بیت رسالت کا اور وائے ہو اس پر جو دشمن ہو انکا یا انکے دشمنون کو دوست رکھے کیونکہ جو انکے دشمنون کا دوست ہے وہ بھی انکا دشمن ہے اگرچہ اظہار نہ کرے اسواسطے کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت اور محبت دشمنان اہل بیت رسالت کے باہم ضد ہے یہ دل انسان مین یکجا جمع نہین ہو سکتے پس جس دل مین محبت و مودت آل رسول کی ہے وہ شیعہ و مومن اور ناجی ہے اور جس دل مین محبت دشمنان آل رسول کی ہے وہ منافق اور ناصبی اور خارج از اسلام ہے اور شواہد التنزیل مین ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حق سبحانہ تعالیٰ نے انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا مین اس درخت کی اصل ہون اور علی اسکی فرع ہین اور فاطمہ اسکا شگوفہ اور حسن اور حسین اسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اس درخت کی ایک شاخ سے متمسک ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو شخص اس درخت سے منحرف ہوگا وہ گمراہ ہوگا اور ہلاکت ابدی کو پہونچیگا اور اگر کوئی شخص ہزار برس عبادت خدا کرے اور درمیان کوہ صفا و مروہ کے اسقدر عبادت کرے کہ مثل مشک بوسیدہ کے ہو جائے اور ہزار برس پیادہ پا حج کرے اور مثل کوہ اُحد کے سونا راہ خدا مین تصدق کرے اور وہ دوست اہل بیت رسالت کا نہ ہو تو وہ ہرگز بوے بہشت نہ سونگھیگا نہ وہ داخل جنت ہوگا بلکہ خداوند عالم اسکو منہ کے بل داخل جہنم کریگا واقعی حضرات راہ آخرت بہت سخت و دشوار ہے لہذا دنیا مین اسکا زاد راہ فراہم کرنا چاہیے اور بعد موت خدا کو اپنے سے راضی کرنا ممکن نہین ہے پس چاہیے کہ حالت حیات مین عقائد حقہ درست کرے اور احکام الٰہی کو موافق حکم رسول و امام برحق کے بجا لائے اور گناہون سے توبہ کرے اور خدا کو راضی کرے ورنہ آخرت مین ندامت ہوگی اور سواے دخول نار کے چارہ نہین ہے کیونکہ بروز قیامت گروہ گروہ

Presented by www.ziaraat.com

کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم قرآن مجید مین معصیت و گناہ کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا واجب ہی مگر جب انسان لذات دنیا مین ہمہ تن متوجہ ہوتا ہی تو آخرت کا خیال بھی نہین کرتا ہی بہر حال انسان کے لیے چھ منزلین ضرور ہین منزل اول صلب پدر منزل دوم بطن مادر منزل سوم دنیاے فانی منزل چہارم قبر منزل پنجم محشر منزل ششم دار آخرت جو ابدی ہے وہان بڑے بڑے سات طبقے درک اسفل مین ہین اور آٹھ درجے عظیم الشان رفعت مین ہین پس محب اور دوست آل رسول کے مطیعان خدا درجات رفعت مین اور غاصب و ظالم اور دشمن آل رسولؐ کے نافرمان خدا درک اسفل مین جائینگے جسکا تصفیہ خود حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی هَلْ يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ کیا اصحاب جہنم اور اصحاب جنت برابر ہو سکتے ہین اصحاب جنت ہی فائز و رستگار ہین اور فرماتا ہی فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ جنت مین جائیگا اور ایک گروہ دوزخ مین جائیگا اور جسقدر دوزخ پُر ہوگا اُسی قدر وہ پکاریگا هَلْ مِنْ مَزِيدٍ آیا اور کوئی ہی یعنی لاؤ اُسکو پس گروہ گروہ کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور قسیم النار والجنۃ ہمارے آقا علی مرتضیٰ ہونگے دشمنون کو داخل نار اور دوستون کو داخل جنت فرمائینگے

خوشا خوشا دین و دنیاے ما	کہ ہم چون علیؑ ہست مولاے ما

الغرض کیا مجال بشر کی کہ فضائل و مناقب اُس بزرگوار کے بیان کرسکے جنکی مدح و ثنا خدا و رسولؐ نے فرمائی ہو جو اول آل رسولؐ و تمام انبیا و اوصیا اور ملائکہ سے افضل ہین بعد رسولؐ خدا اسکے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ محدثین فریقین

لکھتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز جنگ خیبر ہر آئینہ عطا کرونگا مین صبح کو علم اپنا ایسے شخص کو جو کرار غیر فرار ہی خداوند عالم فتح و ظفر خیبر کی اُسی کے ہاتھ پر عطا فرمائیگا وہ ایسے شخص ہین کہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے ہین اور خدا و رسول اُنکو دوست رکھتے ہین اس ارشاد رسول سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شخص مکرر حملے کرنے والے اور جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے نہین ہین اور وہ دوست خدا و رسول ہین اور خدا و رسول اُنکے دوست ہین چنانچہ سہل بن ساعدی سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو اصحاب باامید اس منصب جلیل کے مسلح ہوکر حاضر خدمت جناب رسول خدا ہوے اور ہر شخص کو تمنا تھی کہ علم مجھ کو عنایت فرمائینگے یہ دیکھ کر اُن حضرت نے فرمایا علی بن ابیطالب کہان ہین اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکو درد چشم کی شکایت ہی فرمایا اُنکو میرے پاس لاؤ جب علی مرتضیٰ سامنے اُن حضرت کے لائے گئے تو لعاب دہن اپنا اُن حضرت نے اُنکی آنکھون مین لگایا جسکی برکت سے ایسی صحت ہوئی کہ پھر کبھی درد چشم نہ ہوا پس اُن حضرت نے علم اپنا علی مرتضیٰ کو عنایت فرماکر طرف خیبر کے روانہ کیا اور خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح و ظفر عطا فرمائی اس مقام پر بعض متعصبین نے محبت اُن دو نفر کے جو پہلے واسطے جنگ کے بھیجے گئے تھے اور بے نیل مقصود واپس آئے اور عذر کیا کہ ہم کو خوف ہوا کہین دشمن علم نہ چھین لین کرار غیر فرار کو ترک کیا ہی تاکہ فرار کے دھبہ سے وہ دونون محفوظ رہین اور اصحاب مین بڑے بڑے ابرار اخیار اور شجاع و بہادر موجود تھے تخصیص اُن دو نفر کی کیا تھی جو پہلے یکے بعد دیگرے سردار لشکر کرکے بھیجے گئے تھے یہ اس لیے تھا تاکہ علی العموم لوگون پر اُنکی قلعی کھل جائے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور جناب رسولؐ خدا بوحی الٰہی اُنکے حالات سے آگاہ تھے جو کچھ کہ بعد اُن حضرت کے اُن دونون سے ہونیوالا تھا اور جہاد راہ خدا سے جو بحکم نبی یا امام برحق ہو فرار کرنا گناہ کبیرہ ہی پس جس سے گناہ کبیرہ بلکہ بہت سے کبائر سرزد ہوے ہون اور زبانی کلمہ گو ہون وہ دوست خدا و رسول نہین ہوسکتے نہ خدا و رسول

Presented by www.ziaraat.com

اُنکے دوست ہو سکتے ہین یہ منصب جلیل اُس بزرگوار کو سزاوار ہی جو بعد رسولخدا کے اعلم و
افضل ہو تمامی مخلوقات سے ہر شرف و بزرگی مین اور کامل الایمان ہو اور سہو و نسیان
سے پاک ہو اور عصمت و طہارت اُسکی ثابت ہو وہ آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی
سے سواے امیر المؤمنین علی مرتضی علیہ السلام کے جملہ صحابہ مین کوئی پایا نہین جاتا ہی اور
عقل سلیم بھی یہی پسند کرتی ہی وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیْ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
وَذُرِّیَّتَھُمَا لَمْ تَلْفَحِ النَّارُ وَجْھَہٗ وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُہٗ بِعَدَدِ رَمْلٍ عَالِجٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذَنْبًا
یُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِیْمَانِ اور بحار الانوار وغیرہ مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وہ
کہتے ہین کہ ایک مرتبہ دیکھا مین نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے پارۂ جگر
حسین بن علی علیہما السلام کے بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو
شخص دوست رکھے میرے نورعین حسنؑ و حسینؑ اور ان دونون کی ذریت کو تو آتش جہنم
منھہ اُسکا نہ جلائیگی اگرچہ گناہ اُس شخص کے بعدد ریگ صحراے عالج کے ہون مگر یہ کہ
ایسا گناہ کرے جو اُسکو ایمان سے نکال دے اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے ایک مرتبہ خطبہ مین فرمایا ایہا الناس مین وصیت کرتا ہون تم لوگون سے
واسطے محبت و دوستی کرنے کے میرے بھائی اور وصی اور پسر عم علی بن ابی طالب علیہ
السلام سے کوئی دوست اُنکا نہین ہی مگر مومن اور کوئی دشمن اُنکا نہین ہی مگر منافق آگاہ ہو
دوست علیؑ کا میرا دوست ہی اور دشمن علیؑ کا میرا دشمن ہی اور جزا میرے دشمن کی عذاب
جہنم ہی اور روایت مین ہی کہ شب معراج جانب خدا سے ایک فرشتہ آیا اور جناب
رسولؐ خدا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ ان انبیا سے جو کہ جمع ہین پوچھیے تم لوگ کس

امر پر مبعوث ہوے ہو پس اُنھون نے حضرت کو جواب دیا کہ ہم خدا کی وحدانیت اور
آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث ہوے ہین اور روایت مین
ہی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے جو شخص مرجائے درآنحالیکہ محبت محمد و آل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ کی اُسکے دل مین ہو وہ شہید مرا ہی اور جو شخص کہ محبت و دوستی محمدؐ و آل محمدؐ پر
مرجائے وہ آمرزیدہ و رستگار مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ با توبہ مرا ہی
اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ با ایمان کامل مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت
آل محمدؐ مین تو اُسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دینگے اور جو شخص مرجائے
محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملائکہ طرف جنت کے لیجائینگے اس طرح سے جیسے عروس کو
آراستہ کرکے شوہر کے گھر لیجاتے ہین اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکی
قبر مین جنت کی طرف دروازے کھولے جائینگے اور جو شخص مرجائے محبت پر آل محمدؐ کی
تو حق سبحانہ تعالی ملائکہ کو ساتھ اپنی رحمت کے اُسکی قبر پر بھیجیگا اور جو شخص مرجائے
محبت آل محمدؐ پر تو وہ دین حق پر مرا ہی اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرجائے تو وہ بروز
قیامت اس طرح سے آئیگا کہ درمیان دونون آنکھون کے لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے
محروم و ناامید ہی اور وہ شخص کافر مرا ہی اور جو شخص مرجائے بغض و عداوت آل محمدؐ پر
تو ہرآئینہ وہ بوے بہشت کو نہ سونگھیگا پس حضرات جو مؤمن یا مومنہ کہ محبت و دوستی آل محمدؐ
صلی اللہ علیہ و آلہ پر مرے تو اُسکا بڑا مرتبہ ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ وقت احتضار و جانکنی ہر شخص کے جناب سید المرسلین اور حضرت امیر
المؤمنین اور آل طاہرین اُنکی اور جبرئیل و ملک الموت سامنے اُسکے تشریف لاتے ہین
اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھاتے ہین پس اگر محتضر مؤمن صالح ہو تو ملک الموت
اُس سے کہتا ہی ای دوست خدا خوفناک و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تجھپر مہربان تر ہون تیری
مادر مہربان سے اور نگاہ کر کہ یہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہین یہ سب حضرات

Presented by www.ziaraat.com

رفیق تیرے ہین پس وہ حضرات اپنے تئین اُسکو دکھاتے ہین اور اپنے اسماے مقدسہ بیان فرماتے ہین اور اپنی خدمت ورفاقت مین فائز ہونے کی بشارت دیتے ہین اور جانب خدا سے فرشتہ ندا دیتا ہی اے روح پاکیزہ مؤمن کہ دل محبت و دوستی محمد وآل محمد مین دیا ہی اور خدمت واطاعت اور پیروی مین اُنکی قائم رہا اُنکے ہمراہ اُنکے داخل جنت ہو پس جب ملک الموت روح اُسکی بنرمی وآسانی نکال لیتا ہی جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین تو بعد اسکے جب غسال میت کو غسل وکفن دیتا ہی تو ملائکہ بھی اُسکی روح کو آب مشک بہشت سے غسل دیتے ہین اور جامہاے بہشت سے کفن دیتے ہین اور روح میت کی وہ مومن ہو یا کافر جسوقت کہ بدن سے نکلتی ہی اپنے بدن کے اوپر پرواز کرتی ہی اور غسل وکفن اور دفن وغیرہ ہر چیز کو دیکھتی ہی اور ہر امر سے خبر رکھتی ہی پس اگر وہ مومن صالح ہی تو قسم دیکر کہتا ہی کہ جلد مجھے قبر مین پہونچاؤ کہ مین مشتاق جنت ہون اور حضوری خدمت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہون اور مفارقت سے اُنکی نہایت بیتاب ہون پس جب اُسکو تابوت مین رکھکر اُٹھاتے ہین تو ملائکہ اور ارواح عزیز واقربا اور احباب مومنین اُس کے استقبال کے لیے آتے ہین اور کدورت ومفارقت اقربا واحباب اور اشیاے دنیا سے جو اُس سے جدا ہوے ہین تسلی وتشفی دیتے ہین اور مژدہ راحت ونعمت بہشت سے دلداری ونوازش کرتے ہین اور جب اُسکو قبر مین رکھتے ہین تو قبر کہتی ہی خوشا بحال تمھارے کہ تم دار دنیا سے یہان آئے جسوقت کہ تم میری پشت پر چلتے تھے اور قدم رکھتے تھے تو مین تم کو دوست رکھتی تھی اور مشتاق تمھاری تھی آج دیکھو کہ کیونکر تمھاری خدمت مین رہونگی اور میری صحبت وہمنشینی سے تم کو کسقدر آرام وراحت ملیگی پس بعد دفن جب کوئی مومن میت کی قبر کی زیارت کرتا ہی تو روح یعنی جان اُسکی مطلع اور خوش ہوتی ہی اور جب سلام کرتا ہی تو قبل طلوع آفتاب کے وہ جواب دیتا ہی بعد اسکے چپ رہتا ہی حضرات دستور عالم ہی کہ جب کوئی شخص انتقال کرتا ہی تو عزیز واقربا اور احباب اُسکو غسل وکفن دیتے ہین اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین

اور اگر وہ شخص کوئی مسافر وغریب الوطن ہی تو اہل شہر یا قریہ وہان کے لوگ ثواب اخروی جان کر متکفل اُسکی تجہیز وتکفین کے ہوتے ہین مگر افسوس ہی حال پر مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہدا کے کہ اُس مظلوم کو اشقیاے کوفہ نے کنارہ نہر فرات پر بحکم ابن سعد بروز عاشورا تشنہ لب شہید کیا اور بعد شہادت کے لاش اطہر کو ریگ گرم صحراے کربلا پر بے لباس کے چھوڑ دیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہ ہوا نہ غسل دیا گیا نہ کفن ملا نہ حنوط کیا گیا نہ تابوت بنایا گیا جیسا کہ ان فقرات زیارت مفجعہ سے بھی ظاہر ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَیْبَتُهُ قُطْنُهُ وَالتُّرَابُ كَافُورُهُ وَنَسْجُ الرِّیَاحِ اَكْفَانُهُ وَالْقَنَاةُ الْخَطِّیُّ نَعْشُهُ وَفِی قُلُوبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام ہو آپ پر اے مظلوم کربلا جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش نورانی بجاے پنبہ کے ہوئی اور خاک صحرا بجاے کافور کے ہوئی اور بعوض پارچہ ہاے کفن کے ریگ گرم صحرا ہوئی جو اُڑ اُڑ کے اُس جناب کی لاش اطہر پر جمتی جاتی تھی اور بجاے جنازہ کے سر انور نیزہ پر رہا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور دل مین مومنین کے قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی ہے

فِدَاً لَكَ رُوحِی یَا حُسَیْنُ وَعِتْرَتِی	وَاَنْتَ عَفِیْرٌ فِی التُّرَابِ جَدِیْلُ
وَجِسْمُكَ عُرْیَانٌ طَرِیْحٌ عَلَی الثَّرٰی	عَلَیْكَ خُیُولُ الظَّالِمِیْنَ تَجُولُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آپ پر اے حسین مظلوم کہ آپ افتادہ خاک آلودہ اپنے خون مین لوٹ رہے تھے کہ امت جفا کار نے آپ کو شدت تشنگی مین ذبح کیا اور جسم اطہر آپ کا جو آغوش رسول خدا اور بتول عذرا مین پلا تھا جس پر حلہ ہاے جنت آراستہ ہوسکتے تھے وہ ریگ گرم پر بے لباس کے تمازت آفتاب مین زمین پر پڑا تھا اور گھوڑے ظالمون کے آپ کے بدن مجروح پر دوڑتے پھرتے تھے

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش	یارب براہل بیت چہ آمد ز دیدنش

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

Presented by www.ziaraat.com

مجلس دہم ذکر موت و حساب عمر انسان و حال نفس او ودر خواب و انجام او و مکافات گناہان مومن و انتقال و غسل و کفن و دفن او و احترام روح مومن و حال اسیری امام زین العابدین علیہ السلام

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی یعنی دنیا مین کسی کو دوام نہین ہی بعد اسکے پھر ہماری طرف رجوع کروگے وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ وَ السَّبْعِیْنَ وَ اَقَلُّ مَنْ یَتَجَاوَزُ عَنْهَا اور فرمایا جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے اکثر عمرین میری امت کی درمیان ساٹھ و ستر برس کے ہین اور بہت کم کوئی اس سے بڑھیگا آور حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ موت کسی شخص یا کسی قوم و قبیلہ پر منتہی نہین ہی بلکہ قیام قیامت تک ہر ذی حیات کے لیے جاری ہی آور فرمایا اگر قضا نہ ہو تو اجل خود سپر ہوتی ہی بس جب اجل آتی ہی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی واقعی مومنین اگر انسان اس دار دنیا مین ستر برس سے زیادہ بھی زندگی کرے تو آخر موت ہی اور انسان کی عمر کا حساب اکثر یہ یون ہی ؎

اِذَا عَاشَ امْرَاٌ سِتِّیْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُهُ اللَّیَالِیْ

اگر انسان ساٹھ برس زندگی کرے تو نصف عمر اُسکی راتون مین گھٹتی ہے ؎

وَنِصْفُ النِّصْفِ یَمْضِیْ لَیْسَ یَدْرِیْ	لِغَفْلَتِهٖ یَمِیْنًا عَنْ شِمَالٍ

اور نصف اُس نصف کا جو سن جوانی تک گذرتا ہی ایسی غفلت مین گذرتا ہی کہ داہنے اور بائین ہاتھ مین تمیز نہین کرتا ہی ؎

وَثُلْثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَحِرْصٌ	وَشُغْلٌ بِالْمَکَاسِبِ وَالْعِیَالِ

اور ثلث اُس عمر کا جو سن وقوف و کہولت ہی آرزو و حرص اور کسب معاش و عیالداری مین گذرتا ہی

وَبَاقِی الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَّشَیْبٌ	وَهَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَّانْتِقَالٍ

اور باقی عمر وہ بیماری اور پیری اور درد و رنج اور انتظار رحلت و انتقال مین گذرتی ہی

یُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَهْلًا	وَقِسْمَتُهٗ عَلٰی هٰذَا الْمِثَالِ

انسان طول عمر کو نادانی سے دوست رکھتا ہی حالانکہ اُسکی تقسیم کی مثال اس طرح سے ہی آور عیاشی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص خواب مین نہین جاتا ہی مگر یہ کہ نفس اُسکا طرف آسمان کے جاتا ہی اور روح اُسکی بدن مین رہتی ہی اور درمیان نفس اور روح کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مانند شعاع آفتاب کے پس اگر حکم خدا قبض روح کا ہوتا ہی تو روح بھی چلی جاتی ہی اور اگر حکم خدا ابقاے روح کا ہوتا ہی تو نفس واپس آتا ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا خدا قبض کرتا ہی نفسون کو وقت موت اُنکی کے آور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ آدمی کے بدن مین نفس اور روح دونون ہین پس نفس وہ ہی کہ عقل و تمیز اس سے متعلق ہی اور روح وہ ہی کہ نفس اور تحرک اُسکے ساتھ قائم ہی واقعی جب انسان کی یہ حالت ہی تو عاقل کو لازم ہی کہ لیٹتے وقت بھی توبہ کرکے لیٹے کیا معلوم بعد اسکے کیا ہوگا بسا ایسا ہوتا ہی کہ سوتے کے سوتے ہی رہ گئے پس غافل رہنا اور ہمہ تن تحصیل دنیا مین عمر عزیز کو صرف کرنا کام عقلا کا نہین ہی اور عاقل فکر و ذکر آخرت سے غافل نہین رہتا ہی آور فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص مین یہ تین صفتین ہونگی وہ منافق ہی اگرچہ وہ نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور اپنے تئین مسلم بھی گمان کرتا ہو اوّل جب کلام کرے تو جھوٹ بولے دوم جب وعدہ کرے اُسکا خلاف کرے سوم جب امانت دار ہو اُس مین خیانت کرے آور فرمایا اُن حضرت نے تین شخص ہین کہ خداوند عالم اُن سے بروز قیامت کلام نہ کریگا یعنی اُنکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اوّل وہ شخص کہ دیگر احسان کرے دوم وہ شخص جو قسم

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

کھاکر متاع خرچ کرے سوم وہ شخص جو تکبر و غرور سے گوشۂ چادر کو زمین پر کھینچتا ہوا چلے
واقعی یہ حالات فی زمانناد نیاداروں میں بہت شائع بلکہ داخل وضعداری ہین حق
سبحانہ تعالی ہر مؤمن و مومنہ کو محفوظ رکھے کیونکہ مومنین حریص تر آخرت کے ہین اور
منافقین حریص تر دنیا کے ہین ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہین باطن مین سب کردار کفر
کے ہین جو اُنکے اسلاف کے تھے وہ یزیدی اپنی عداوت وعناد دلی سے باز نہین
ہین حسد و کینہ سے مملو ہین یزید نے دنیا مین چند روز کی ثروت فانی مین جو کچھ کہ پایا وہ
ظاہر ہی اور آخرت مین جو کچھ پائیگا اُسکی خبر جناب رسول خدا فرما گئے ہین وہی اُسکے
تابعین بھی پاوینگے ظالمین اور معاندین اور قاتلین آل رسول کا انجام بد آیات قرآن مجید
اور احادیث نبوی سے ظاہر ہی اُسوقت اپنے کیے ہوے سے شرمندہ ہونگے مگر وہ
شرمندگی کچھ مفید نہ ہوگی اس لیے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی جیسا انسان دنیا مین بوئیگا ویسا
ہی آخرت مین پائیگا بازگشت سب کی آخر خدا کی طرف ہی وہان سؤال افعال واعمال نیک
و بد کا ضرور ہوگا جسنے جو کچھ کیا ہوگا اُسکا عوض ضرور پائیگا جنت و دوزخ پر ہو نگے
وعدۂ خدا سچ ہی اور وہ صادق الوعد ہی الغرض ہر شخص کو موت کا بڑا مرحلہ درپیش ہی کسی
ذی حیات کو اس سے چارہ نہین ہی غور کیجیے کہ ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ سے تا این دم
بنی آدم کہان گئے برابر قافلہ یکے بعد دیگرے چلے جاتے ہین اور موت کے نزدیک شاہ
و فقیر جوان و پیر کبیر و صغیر زن و مرد سب برابر ہین جسوقت جسکی اجل آتی ہی ایک ساعت
آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی حق سبحانہ تعالی ہر مومن و مومنہ پر مرحلۂ موت کو آسان فرمائے علامۂ مجلسی
علیہ الرحمہ وغیرہ نے لکھا ہی احادیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم نے بسبب دعاے بعض
انبیا و اوصیا کے بعض اموات کو زندہ کیا اور اُن سے کچھ حالات موت اور قبر وغیرہ کے
پوچھے بعد اسکے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم درگاہ خدا مین دعا کرین کہ تم کو دنیا مین رکھے اور پھر
ایک مدت تک تم یہان بسر کرو پس اُنکے جواب مین عرض کیا کہ سو برس یا زیادہ گذرے ہین

جب ہم نے دنیا سے رحلت کی تھی اور ہر شخص نے بقدر اپنے مرتبہ کے تلخی موت کی
چکھی ہی لیکن اب تک اُسکی تلخی ہمارے کام و دہن سے نہین گئی اب دوبارہ ہم کو اُسکی
تاب و طاقت نہین ہی اللہ اکبر ایسے خائف تھے باوجودیکہ وہ سب مومنین تھے اور یہ
بھی وارد ہی کہ مومن صالح اور مومن غیر صالح کا مرتبہ یکسان نہین ہی پس سائر مومنین جو
خداوندی خالق اور انبیا و اوصیا کا اعتقاد درست رکھتے ہین اور حضرات ائمۂ ہدی کے
محب و موالی ہین اور عبادت و طاعت اور حسنات لبعمل لاتے ہین اور کفر و شرک اور
گمراہی سے نجات پاتے ہین لیکن بسبب ضعف و نقصان ایمان یا صحبت بد کے فریب
شیطان سے پیروی نفس امارہ اور معصیت و سیئات مین بھی بتلا رہتے ہین پس ایسے
محبین کا بتدریج علاج ہوتا ہی اور مکافات اُنکے گناہون کے ہوتے ہین جیسے کوئی
طبیب دانا اپنے بیمار عزیز کو بکمال مہربانی طرح طرح کی غذا اور دوا دیتا ہی پہلے سہل و نرم
اور لذیذ تر چیزین مثل لعاب و شیر کے بعد اسکے مسہل پھر رفتہ رفتہ دواے بدمزہ اور تلخ دیتا
ہی یہان تک کہ اُس بیماری سے شفا اور نجات پاتا ہی ویسا ہی حکیم حاذق خلاق عالم بہ نسبت
طبیب دانا کے جو مہربان ہو بیمار عزیز پر اور بہ نسبت مادر مہربان کے جو اپنے شیرخوار بچے
پر مہربان ہو بمراتب مہربان تر ہی مومنین پر وہ اپنے فضل و کرم سے بکمال رحمت و شفقت
محبین غیر صالحین کی معصیت کو طرح طرح کی بلا و آزار دنیا سے تلافی کرتا ہی تاکہ دنیا سے
آمرزیدہ و رستگار جائین مثل تنگی معاش و پریشانی اور قرض و مرض و درد کے اور
شرمندگی عیال و عزیز و اقربا اور احباب و ہمسایہ سے اور بیماری اور مرگ اُنکی کے یا جور
و جفا سے کسی ظالم کی جو رنج و الم اور غم مؤمن کو پہونچے اپنے نفس یا غیر سے جانی ہو یا مالی
یا کلامی تو وہ کفارہ اُسکے گناہ کا ہوتا ہی یہان تک کہ اگر خواب بد دیکھے جس سے رنجیدہ ہو
یا کانٹا اُسکے پانوٗن مین چبھے یا کسی سے کوئی کلمۂ بد حاضرانہ یا غائبانہ سنے تو وہ کفارہ گناہ
تا بعد
ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسقدر ایمان مومن کا زیادہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

اُسکی معیشت کی تنگی زیادہ ہوتی ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ حق تعالی نے ہمارے شیعونکے لیے دولت وسلطنت ہاے باطلہ مین مقرر نہین فرمایا ہے مگر قوت ضروری اُنکا اگر چاہین مشرق ومغرب کو جائین تو قدر معین سے زیادہ ہاتھ نہ آیئگا پس حضرات ہر حال مین شیعہ اور مومن کو صبر وشکر کرنا اور راضی برضا رہنا لازم ہی اور چون وچرا بیکار ہی کیونکہ عالم دنیا محل امتحان اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ہی پس مومن کو دنیا مین جو قید خانہ ہی آرام کہان اور اگر گناہ اُسکے اس سے زیادہ ہون کہ بلاہاے دنیا سے تلافی نہ ہو تو وقت موت کے جانکنی مین تلافی ہوگی اور اگر توبہ نہ کی ہو تو جانکنی سخت تر ہوگی اور اگر اس سے بھی گناہ اُسکے زیادہ ہون تو عذاب قبر اور فشار قبر سے اُسکی تلافی ہوگی اور اگر بپناہ بخدا اس سے بھی گناہ اُسکے زائد ہون کہ عذاب ور فشار قبر اور عالم برزخ سے بھی جو بعد موت ہی پاک وصاف نہ ہو تو شدت خوف وہول قیامت اور گرمی اور بھوک اور پیاس اور ہجوم عام اور تنگی مقام اور ذلت وخواری اور خوف وبیم اور حساب وعقاب روز قیامت سے پاک ہوگا اور یہ سب تلافی اُسکے گناہون کی ہوکر آخر کار بطفیل وشفاعت حضرات ائمہ اطہار نجات پاکر مومنین صالحین مین انشاء اللہ داخل ہوگا اور ساقی کوثر جام کوثر سے سیراب فرمائینگے جس سے اُس مومن کو کمال فرحت ولذت اور قوت حاصل ہوگی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم معصیت کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی خالق کی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا واجب ہی واقعی جب انسان لذات دنیا مین مشغول ہوتا ہی تو منعم کا خیال نہین رہتا اور یہ شرف بھی اولیاء اللہ کو ہی جو اپنے منعم کا شکر ہر حال مین ادا کرتے ہین جنکے مراتب ومدارج عالیہ ہین پس بطفیل اُنکے کیا تفضل ورحمت خدا سے نسبت اپنے بندون کے کہ درگاہ خدا مین ہر مومن ومومنہ کے استقبال روح کا بڑا اہتمام ہوتا ہی خصوصاً باکی اور زائر امام حسین کا

بہت احترام ہوتا ہی چونکہ خداوند عالم جسم وجسمانیات سے منزہ ومبرا ہی تو اُسکی جانب سے خلیفۃ اللہ اور ولی اللہ یعنی حضرت محمد مصطفی اور جناب علی مرتضی مع ملائکہ ہر ایک کے پاس تشریف فرما ہوتے ہین پس جب مومن صالح دار دنیا سے انتقال کرتا ہی اور غسل وکفن ودیگر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین تو بعد اسکے دو فرشتے نکیر ومنکر بکمال حسن وجمال اُسکے پاس آتے ہین اور ایک بائین طرف اور دوسرا داہنی طرف اُسکے کھڑے رہتے ہین اور پھر روح اُسکے بدن مین کمر تک پھیر دیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا خدا کون ہی اور رسول کون ہی اور امام کون ہی اور دین وکتاب اور قبلہ کیا ہی پس جب وہ جواب باصواب دیتا ہی تو قبر اُسکی بمقدار نظر نگاہ چشم یا بمسافت ایک مہینہ راہ کے واسطے اُسکے موافق اُسکے عمل ومرتبہ کے کشادہ کرتے ہین اور ملائکہ اُسکی قبر کو حریر ودیباے جنت کا فرش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب براحت وآرام مثل عروس کے سورہو بعد اسکے ایک صورت نورانی بغایت خوبی ومحبوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ایسی شکل حسن وخوبی کی کبھی نہین دیکھی تھی پس وہ مومن پوچھتا ہی کہ تو کون ہی وہ کہتی ہی اے دوست خدا مین علم واعتقاد حق اور عمل صالح تیرا ہون کہ مونس ومصاحب تیرا ہونگا بعد اسکے ملائکہ دروازہ بہشت کا اُسکی قبر کی طرف کشادہ کرتے ہین کہ بوے خوش اور ہواے خنک جنت کی ہمیشہ اُسکی قبر مین داخل ہو اور اُسکے بدن پر چلے اُسوقت اُسکی روح کو قبر سے نکال لیتے ہین اور روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت مین ہمسایہ حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین رکھتے ہین تاکہ ان حضرات کو دیکھے اور ہمیشہ اُس سے مستفیض رہے اور طرح طرح کے آب وطعام اور نعمتہاے جنت مین روز قیامت تک ساتھ اُنکے رفیق وشریک رہے اور اپنے عزیز واقربا اور احباب کے ساتھ روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت مین مشغول صحبت وتنعم ہووے اور جو روح تازہ دنیا سے اُنکے پاس جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز واقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور اُس سے باقیماندون کا حال دریافت کرتے ہین پس اگر وہ مرگئے ہون تو افسوس کرتے ہین کہ وہ یہان

نہ آئے شاید اعمال اُنکے اچھے نہ تھے وہ دوسرے مقام پر گئے اور جو زندہ ہون تو اُنکا انتظار کرتے ہین یہانتک کہ وہ بحکم خدا اُن تک پہونچتے ہین حضرات سنا آپ نے کہ جو روح تازہ جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز واقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور باقیماندون کا حال اُس سے دریافت کرتے ہین آپ تصور کیجیے کہ جب روح اقدس جناب سید الشہداؑ کی روز عاشورا جنت مین اپنے آبا واجداد طاہرین اور عزیز واقربا سرداران صالحین کے پاس پہونچی ہوگی تو بعد استقبال کے باقیماندون کا حال ضرور پوچھا ہوگا آہ اُسوقت اُس مظلوم نے کیا جواب دیا ہوگا غالبًا یہ جواب دیا ہو کہ بعد میری شہادت کے میرے اہلبیتؑ کے خیمون مین اشقیاے امت نے آگ لگائی اور اہلحرم کے مقنعے اور چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کیا آیا یہ بیان کیا ہوگا کہ میرے فرزند بیمار و ناتوان کو طوق و زنجیرون مین جکڑ کے شتر برہنہ پر سوار کیا اور پاؤن اُنکے شکم ناقہ سے باندھے اور تازیانون سے اذیت دیتے ہین اور اسی طرح سے طرف کوفہ و شام کے لے گئے چنانچہ اس مصیبت کو خود سید سجاد بیمار کربلا ارشاد فرماتے ہین ؎

اُقَادُ ذَلِیلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ		مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْہُ نَصِیْرٗ

مجھے اس ذلت سے دمشق مین اسیر کرکے لائے ہین جس طرح سے کوئی شخص کسی غلام حبشی کو قید کرکے لاتا ہی اور غلام بھی وہ غلام جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اُسکی نصرت و حمایت کرنیوالا نہ ہو

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ		وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرٗ

حالانکہ تمام عالم جانتا ہی کہ جد امجد میرے جناب رسولؐ خدا اور دادا میرے امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ سردار اوصیا ہین گویا یہ مطلب تھا کہ جسکے آبا و اجداد باعث ایجاد عالم ہون آہ وہ اس طرح سے مع اہلحرم کے شہر بشہر پھرائے جاوین ؎

فَیَا لَیْتَ لَمْ اُبْلَغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ		یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُیُوْدِ اَسِیْرٗ

اے کاشکہ مین دمشق مین نہ پہونچتا اور یزید بدگہر نابکار مجھے اسیر سامنے اپنے نہ دیکھتا آہ بیمار کربلا فرماتے ہین

جب اشقیا ہم کو سامنے یزید کے لے گئے تو اُسوقت ہم بارہ نفر اہلبیت رسالت سے طوق و زنجیرون مین جکڑے ہوئے اور ریسمان ستم سے بندھے ہوئے تھے افسوس ہزار افسوس اسی طرح سے اعدا نے ہجوم عام مین سامنے یزید کے ٹھہرایا اور وہ شقی دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا آہ اُسوقت امام زین العابدینؑ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ دشمن کے سامنے اس حال سے جانا بڑی توہین ہی

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش		یارب بر اہلبیت چہ آمد ز دیدنش

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ

مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات و تاکید محبت جناب حسنینؑ و خبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولخدا و انجام ظالمان و قاتلان ایشان و احوال جانکنی و موت و حال قبر و عذاب دشمن آل رسول و مصائب حسنینؑ و فریاد اہلحرم آن حضرات بروضۂ جناب رسولخدا صلعم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی کرتا ہی تیری طرف اور اُنکی طرف جو قبل تیرے تھے وہ خدا جو غالب و دانا ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ حروف مقطعات اسرار و رموز ہین کہ سواے نبیؐ اور وصی نبی کے اُن اسرار کو کوئی نہین جانتا ہی اور یہ حروف رموز ہین اُن چیزون سے جو خدا نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو عنایت کی تھین مانند اسکے کہ حا سے مراد حوض کوثر ہی اور میم سے مراد ملک ممدود اور عین سے عزت اور سین سے سنا و رفعت اور قاف سے قیام مقام محمود ہی اور ثعلبی نے یون روایت کی ہی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ان حروف مقطعات سے سوال کیا

Presented by www.ziaraat.com

آن حضرت نے فرمایا حا سے مراد حرق ہے اور میم سے مہلکہ اور عین سے عذاب اور سین سے
مسخ اور قاف سے قعر جہنم ہے مؤید اسکے وہ قول ہے کہ بعد نزول اس آیہ کے جناب رسول خدا
کی پیشانی انور پر غم اور اندوہ ظاہر ہوا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون رنجیدہ
ہوئے فرمایا مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ امت میری آفت و بلا مین مبتلا ہوگی کروہ خسف
اور مسخ اور قذف ہے اور یہ اُسوقت ہوگا جب دجال لعین خروج کریگا اور عیسٰی ظاہر ہونگے
اور قائم آل محمد ظہور کرینگے اور عیسیٰ اُنکی اقتدا و پیروی کرینگے پس مراد اس سے وحی خدا ہے
اپنے حبیب پر ساتھ واقع ہونے حوادث و فتن کے جو بعد اُن حضرت کے ظاہر ہونگے آہ
مومنین بعد رحلت اُن حضرت کے کیسے کیسے حوادث و فتن ظاہر ہوئے حالانکہ وہ جناب تمسک
ثقلین کی مکرر تاکید فرماتے تھے اور اپنے اہلبیت کی مودت و محبت پر امت کو مامور فرمایا
تھا اور خدا نے مودت آل رسول کو اجر رسالت قرار دیا ہے اور جناب رسول خدا نے اُنکے
فضائل اپنے اصحاب سے بیان فرمائے تھے جو تمام انبیا و اوصیاے سلف اور ملائکہ سے
افضل و برتر اللہ اور رنج اللہ ہین چنانچہ بحارالانوار مین منقول ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَخِیْهِ مُوْسٰی
اَنَّهٗ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِیَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ
هٰذَیْنِ الْغُلَامَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا فَهُوَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ علی بن جعفر نے
اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنین علیہما السلام کے ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا جو شخص ان
دونون میرے فرزندون کو اور ان دونون کے والدین علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام کو
دوست رکھے پس وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا سبحان اللہ کس قدر
اُن حضرت کو اہتمام تھا حسنین علیہما السلام کے بارے مین کہ اپنی امت سے اکثر اُنکے فضائل
و مراتب عالیہ بیان فرماتے تھے اور اُنکے مصائب سے آگاہ کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ
جناب رسول خدا کسی سفر کو تشریف لے گئے اتفاقاً اثنائے راہ مین ایک جگہ اُن حضرت کی سواری کا

سلہ فرو بردن در زمین ۱۲ ق سلہ منقلب شدن صورت بصورت بد ۱۲ ق سلہ مارنا سنگ یا باریدن ۱۲ ق

گھوڑا رک گیا اور آگے نہ بڑھا فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ بُکَاءً شَدِیْدًا وَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ
هٰذَا جِبْرَائِیْلُ یُخْبِرُنِیْ عَنْ اَرْضٍ یُقَالُ لَهَا کَرْبَلَا پس جناب رسول خدا بشدت روئے
اور فرمایا اناللہ وانا الیہ راجعون ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے ایک زمین سے کہ
جسے کربلا کہتے ہین جسپر حسین مظلوم شہید ہوگا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی مَصْرَعِهٖ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ
اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ حَوْلَهٗ مُطَرَّحِیْنَ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النِّسَاءِ عَلٰی اَقْتَابِ الْمَطَایَا
آہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون اپنے فرزند اور اُسکے مقتل اور مدفن کی طرف اور گویا مین
دیکھتا ہون اُسکے اصحاب و اقربا اور اولاد کو کہ گرد اُسکے خاک و خون مین آلودہ پڑے ہین
اور گویا مین دیکھتا ہون کہ اُنکے اہلبیت و اہل حرم کو اسیر و مقید کرکے شتران برہنہ پر سوار
کیا ہے ثُمَّ رَجَعَ النَّبِیُّ مِنْ سَفَرِهٖ مَهْمُوْمًا مَغْمُوْمًا بَاکِیًا حَزِیْنًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَاَصْعَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مَعَهٗ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد اسکے جناب رسول خدا نے اُس سفر سے
مہموم و مغموم اور محزون روتے ہوئے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی اور مسجد مین وہ حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور حسنین کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور ایک فرزند کے سر انور پر داہنا
ہاتھ اور دوسرے دلبند کے سر اطہر پر بایان ہاتھ رکھ کے ایک خطبہ بلیغ و طویل شامل وعظ
و نصائح اپنے اصحاب کے ارشاد کیا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَهٰذَانِ اَطَایِبُ عِتْرَتِیْ
وَمِنْ اَخْلَفِهِمَا بَعْدِیْ فِیْ اُمَّتِیْ وَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ وَلَدِیْ هٰذَا مَقْتُوْلٌ بِالسَّمِّ وَ
الْاٰخَرُ شَهِیْدٌ مُضَرَّجٌ بِالدِّمَاءِ قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ وَالْعَوِیْلِ بعد اسکے درگاہ خدا مین
عرض کیا بار الہا مین بندہ تیرا محمد مصطفیٰ ہون کہ واسطے تبلیغ رسالت کے تو نے مجھے اپنی
مخلوقات پر مبعوث کیا ہے اور یہ دونون فرزند میرے کہ میری اطیب ذریت و عترت سے ہین
جنکو مین اپنی امت مین بطور امانت کے چھوڑے جاتا ہون تحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ ایک فرزند میرا حسن زہر سے شہید ہوگا اور یہ دوسرا پارۂ جگر میرا حسین تلوار سے تشنہ لب
قتل کیا جائیگا اور اپنے خون مین آلودہ ہوگا پس تو انکی شہادت مین برکت دینا اور انکو سردار

شہدا سے ...ینا اور انکے قاتلون کو اپنی برکت و رحمت سے محروم رکھنا اور بدترین عذاب سے اُنکا ... کرنا راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر سب لوگ جو مسجد مین تھے رونے لگے اور صدا فریا[د] ... ہوئی اُسوقت حضرت نے فرمایا آج تم لوگ میرے اہل بیت کے حال پر رو... اور بعد میرے عنقریب اکثر تم مین سے روگردانی کرینگے اور نصرت اُنکی نہ کرینگے ثم قَالَ اِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي وَهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ اَلَا وَاِنِّي لَا اَسْئَلُكُمْ فِي ذٰلِكَ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى بعد اسکے فرمایا مین تمھارے درمیان دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن مجید اور دوسری عترت طاہرہ اہل بیت میرے اور وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے آگاہ ہو کہ مین تبلیغ رسالت پر اجر و عوض تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و دوستی میرے اہل بیت کی پس تمھین لازم ہی کہ بعد میرے اُنکے حال کے کفیل رہنا اور اُنکی اطاعت سے دست بردار نہ ہونا راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے جب تک جناب رسول خدا زندہ رہے یہ غم و الم خاطر اقدس سے نہ گیا اور کسی نے پھر اُن حضرت کو خندان نہ دیکھا ایسا صدمہ قلب اقدس پر تھا یہان تک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اب کیا حاجت بیان ہی خیال کیجیے کہ کس کس طرح سے اُن حضرت نے اپنی امت سے تاکید فرمائی اپنے اہل بیت کے بارے مین مگر اشقیاے امت نے کچھ رعایت و طاعت نہ کی اور انتقال کرتے ہی اُن حضرت کے اہل بیت رسالت پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ اشقیا حب جاہ و مال مین مصروف ہوے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہوکے خود بھی گمراہ ہوے اور اکثر بندگان خدا کو فریب دیکر گمراہ کیا اور دنیا و آخرت مین مورد نفرین اور مستحق سخت ترین عذاب ہوے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ لکھتے ہین کہ جس نے آل رسول کے حقوق غصب کیے اور اُنپر ظلم و ستم کیا اور اُنکے درپے آزار ہوے یا جس نے اُن سے قتال و جدال کیا اور برسر مقابلہ آیا یا جس نے اُنکو بمکر و دغا زہر دیا اور قتل و ذبح کیا یا جس نے اُنکی مخالفت کی اور اُن سے عناد رکھا

اور اُنکے ظالمون کی اعانت و مدد کی یا جو کوئی اُنکے دشمنون کے جور و جفا پر راضی ہوا اور آیندہ راضی ہووے اور اہل بیت رسالت کی عصمت و طہارت اور فضیلت و شرافت اور ولایت و امامت سے انکار کرے تو وہ کافر و مشرک و دشمن خدا و رسول ہی اور کوئی عمل اُسکا مقبول نہین ہی اور جو کوئی ایسے لوگون سے محبت و الفت رکھے تو وہ اُنکے ساتھ محشور ہوگا اور اُنکے ہمراہ درک اسفل مین رہیگا کیونکہ جو کوئی پتھر سے بھی محبت رکھیگا تو وہ اُسکے ساتھ محشور ہوگا اور آخرت مین اُسکے ہمراہ رہیگا پس جب کافر و منافق کی موت آتی ہی تو خدا دو فرشتون کو بھیجتا ہی تاکہ اُس سے کہین يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اِرْجِعِي اِلَى الْجَحِيمِ وَالْعَذَابِ الْاَلِيمِ اے نفس خبیثہ رجوع کر طرف جہنم اور عذاب سخت کے پس ایسے اشرار اور سائر کفار کے وقت احتضار و جانکنی جناب رسول خدا اور علی مرتضی اور جبرئیل امین علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا و رسول و آل کا ہی جیسا کہ وہ ہی ویسا ہی اُسکے ساتھ پیش آؤ اور اُسوقت ظلمت و تاریکی اُسکو گھیرے ہوے ہوگی پس ملک الموت اُسکے سامنے آکر کہیگا کہ اے دشمن خدا خوشخبری ہو تجھے غضب خداوند قہار اور عذاب نار دوزخ کی اے ملعون جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ تیرے درپیش ہوئی اور تو اُس تک پہونچا ہی یہ کہکر روح اُسکی بشدت و سختی تمام نکال لینگے اور بعد دفن کے وہ برہوت وادی حضرموت مین محبوس و مبہوت رہیگی اور بدن پر تین سو شیطان معین و مقرر ہونگے اور وہ سب اُسکے منھ اور ڈاڑھی پر تھوکینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے اور ملائکہ اُسپر قبر تک نفرین کرینگے یہ حال دیکھ کر وہ شقی گریہ و زاری کریگا اور وقت غسل و کفن اور دفن کے لوگون سے قسم دیکر کہیگا کہ ٹھہر جاؤ اور جلدی نہ کرو مین جانتا ہون کہ اسکے بعد عذاب سخت تر اس سے ہی پس جب وہ داخل قبر ہوگا تو اُسوقت دو فرشتے نکیر و منکر بصورت مہیب بکمال غضب و غصہ آکر کہینگے کہ اے دشمن خدا بتا خدا اور رسول اور امام تیرا کون ہی پس وہ جنکا اعتقاد رکھتا ہوگا اور جنکی پیروی کی ہوگی وہ بیان کریگا اور جنکا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا اور نہ کبھی اطاعت و پیروی اُنکی کی ہوگی اُسکے جواب مین متحیر

Presented by www.ziaraat.com

اُسکے قفل الگ جائیگا اور اُسکی گردن مین ایک ریسمان پڑیگی اُسوقت نکیر و منکر ایک ایسا
گرز آتشین اُسکے سر پر مارینگے جو مخلوق صدا اُسکی سُنے وہ ڈر جائے یہان تک کہ جو حیوان
اثنا مین چرنے کے وہ آواز ہولناک سنے تو دہشت سے وحشتناک ہو جائے سوا ے
انسان کے کہ خدا نے اُنکے کانون سے اُس آواز کو پنہان کیا ہی تاکہ انتظام عالم مین خلل نہو
بعد اسکے اُسکی قبر کو نہایت تنگ کرینگے اور قبر اُسکو ایسا فشار دیگی کہ مغز سر اُسکا ناخونون
سے باہر نکل آئیگا اور دروازہ دوزخ کا اُسکی قبر کی طرف کھولینگے اور ہواے گرم آتش کی
ہمیشہ اُسکے بدن تک پہونچیگی اور وہ اپنی جگہ دوزخ مین دیکھیگا اور عقرب و مار سیاہ
آتش دوزخ کے بکثرت روز قیامت تک اُسپر مسلط رہینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے
پس بروز قیامت مخلد بنار ہوگا جو بحکم خدا روشن ہوئی ہی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی وَيَتَجَنَّبُهَا
الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ اور دوری کرتا ہی وہ شقی کہ آتش بزرگ مین در آویگا ثُمَّ
لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ بعد اسکے نہ اُس مین وہ مریگا اور نہ زندہ ہوگا پس ظاہر ہی کہ بدبخت
ترین انسان یعنی کافر اور منافق دوزخ مین نہ مریگا تاکہ آسائش پاوے اور نہ زندہ ہوگا
کہ اُس سے راحت دیکھے پس وہ زندگی اُسکو وبال ہوگی اور ہمیشہ اُسکے زوال کی تمنا کریگا
اس لیے کہ وہ زندگی مستلزم طرح طرح کے ابدی عذاب کی ہوگی اور قدرت خدا کی آگ روشن
کی ہوئی سہل و آسان نہین ہی وہان آتشین لباس پہنایا جائیگا اور مار و عقرب آتشین اُنپر
مسلط ہونگے اور کفار و اشرار مانند ہیزم کے سوختہ ہونگے اور طرح طرح کے عذاب مین مبتلا
رہینگے اور آتش دوزخ سیاہ و تاریک ہی اُسکی حدّت و تیزی کا حال حدیث مین وارد ہی
کہ ایک جز نوّے جز سے ستر مرتبہ پانی مین دھو کے ایک فرشتہ دنیا مین لایا تاکہ بنی آدم
اُس سے منتفع ہون اور تمام آتش دنیا اُسی سے پیدا کی گئی اگر بدون غوطہ کے لاتے تو
کوئی اُسکو بجھا نہ سکتا اور نہ تحمل اُسکا کر سکتا اور روز قیامت جب اُس آگ کو پھر لیجا کر دوزخ
مین رکھینگے تو وہ شدت حرارت دوزخ سے ایسا فریاد کریگی کہ کوئی نبی مرسل و ملک مقرب

باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اُس آواز کے خوف سے زانو کے بھل گرینگے اور دوسری حدیث مین
یون ہی کہ خداوند عالم نے جب آدمؑ کو دنیا مین بھیجا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دربان
دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکر آدمؑ کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ اپنے لیے کھانا پکائین پس
جبرئیل نے مالک کے پاس جاکر آگ طلب کی اُسنے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیلؑ نے کہا
بقدر ایک چیونٹی کے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دونگا تو ساتون آسمان اور ساتون زمین کو
جلا دیگی یہ سنکر جبرئیلؑ نے کہا کہ بمقدار نصف چیونٹی کے دے مالک نے کہا اگر اتنی
آگ دنیا مین جائے تو اُسکی حرارت و گرمی سے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا
اور نہ زمین سے کوئی برگ اُگیگا اُسوقت جبرئیلؑ نے درگاہ خدا مین عرض کیا ای معبود
میرے کس قدر آگ لون ارشاد ہوا کہ بقدر ایک ذرہ کے پس حضرت جبرئیلؑ نے ایک
ذرہ لیکر اُسکو ستر نہرون مین ستر مرتبہ غوطہ دیا اور دنیا مین لاکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر
رکھا اور اُس پہاڑ کو پگھلا کر وہ آگ اُڑ کے دوزخ مین اپنی جگہ پر پہونچی اور حرارت اُسکی
اور پتھرون مین باقی رہی اور یہ تمام آگ دنیا کی اُسی حرارت سے پیدا ہوئی ہی حضرات
یہ حال تو ایک ذرۂ آتش کا سنا آپ نے جو ستر مرتبہ پانی مین غوطہ دیا گیا تھا پس تصور
کیجیے کہ خود دوزخ کا کیا حال ہوگا مگر وائے ہو اُن اشقیا پر جنھون نے کچھ خوف معاد
اور عذاب آخرت کا نہ کیا اور نہ تاکید اور حکم رسولؐ خدا پر عمل کیا اور اُنکے ایک فرزند
امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسولؐ مین دفن
نہ ہونے دیا اور دوسرے دلبند امام حسین علیہ السلام کو بکمال ظلم و ستم مع اہل و عیال
اور بچۂ شیر خوار کے آوارہ وطن کیا اور کوفیون نے مہمان بلا کر بہ مکر و دغا مع اصحاب
و اقربا و اولاد کے ہر طرف سے گھیر کر صحراے کربلا مین بحکم ابن سعد تشنہ لب قتل و ذبح
کیا آہ اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بکمال عداوت خیمون مین آگ لگائی اور اسباب لوٹ لیا

سلہ از بہشت مینا پیدا بنا قرستاد تلکہ زمین معمور و آباد ان شود ۱۲ ربط آخر ۱۲ ق

Presented by www.ziaraat.com

اور جناب حسنینؑ کے اہل حرم کے مقنع و چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کر کے شہر بشہر پھرایا اور روح اقدس جناب رسول خدا کو ایسا رنجیدہ او ریچین کیا کہ جسکے صدمہ سے روضۂ انور ہلنے لگا آہ اُسوقت اُن حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا جب بیمار کربلا اسیر رنج و بلا مع اہل حرم ستم رسیدون کے قید شام سے رہائی پاکر روتے ہوئے وارد مدینہ اور داخل مسجد نبی ہوئے جسکے متصل روضۂ رسول ہی پس جناب زینبؑ نے دونون بازو دروازۂ مسجد رسول کے اپنے ہاتھون سے پکڑ لیے وَنَادَتْ يَا جَدَّاهُ اِنِّي نَاعِيَةٌ اِلَيْكَ اَخِي الْحُسَيْنَ اور روتے ہوئے فریاد کی اے نانا رسول خدا مین آپ کو خبر مرگ سنانے آئی ہون اپنے برادر مظلوم امام حسینؑ کی مین پرسا دیتی ہون آپ کو آپ کے فرزند کا آہ وہ نور نظر آپ کا صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوا قَالَ فَحَنَّ الْقَبْرُ حَنِيْنًا عَالِيًا وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ راوی کہتا ہو کہ اُسوقت قبر اطہر ہلنے لگی اور آواز رونے کی بلند ہوئی یہ سنکر لوگ حاضرین مسجد رونے لگے اور فریاد کرنے لگے اور روضۂ رسول مین شور گریہ و بکا بلند ہوا الا لعنة الله علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم فضائل شیعہ و علامات ایشان و فضائل سعد بن معاذ و نافرمانی کنعان بن نوح نبی و انجام او و مصائب امام حسینؑ و فریاد کردن اہل حرم آنحضرت و ویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيْعَةِ اَنْتُمْ اَهْلُ الرِّضَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَالْمَلَائِكَةُ اِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ فَاِذَا اجْتَهَدْتُمْ تُرَادُ عَوْا وَاِذَا غَفَلْتُمْ اجْتَهَدُوْا وَاَنْتُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ وَقُبُوْرُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَفِي الْجَنَّةِ نَعِيْمُكُمْ وَاِلَى الْجَنَّةِ تَصِيْرُوْنَ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو فرمایا

اُن حضرت نے ایک مرد شیعہ سے کہ تم اہل رضا ہو خدا تم شیعون سے راضی ہو اور ملائکہ تمھارے برادران ایمانی ہین اور امور خیر مین شریک تمھارے اور مددگار ہین پس جسوقت تم مصروف خیر ہو تو مشغول دعا ہوا اور جسوقت غافل ہو اُسوقت کوشش کر کے اپنے متین غفلت سے نکالو اور تم شیعہ ہمارے خیر البریہ یعنی بہترین خلائق ہو شہر تمھارے بمنزلہ جنت کے ہین قبرین تمھاری بمنزلہ جنت کے ہین جنت ہی کے لیے تم خلق کیے گئے ہو اور جنت مین تمھارے نعمات ہین رجوع تمھاری طرف جنت کے ہو وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ هُمْ شِيْعَتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ لِاَنَّهُ بَلَّغَهُمْ اَقْصٰى مَا يَتَمَنَّوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ فَاِنَّ الْخَشْيَةَ مِلَاكُ الْاَمْرِ وَالْبَاعِثُ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ خیر البریہ سے مراد ہم اہل بیت رسالت کے شیعہ ہین کہ جزا اُنکی نزدیک اپنے پروردگار کے جنہا ہے عدن یعنی باغہا جنت ہین اُن باغون مین نہرین جاری ہین کہ ہمیشہ ہمارے شیعہ جنت مین ساکن رہینگے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ بھی خدا سے راضی ہوے اس لیے کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے اُنکو اُنکی غایت آرزوؤن اور امیدون کو پہونچایا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ یہ ثواب واسطے اُس شخص کے ہی جو خوف کرے اپنے پروردگار سے اس لیے کہ خوف خدا اصل چیز ہی اور باعث ہوتی ہی ہر خیر و خوبی کی اور فضائل و مراتب شیعون کے بہت ہین منجملہ اُنکے منقول ہی کہ اہل جنت بقدرت خدا جوان ہونگے اگرچہ پیر ہوکے رحلت کی ہو اور حسن و جمال شیعون کا دیکھ کر منافقین تمنا کرینگے کاشکہ ہم شیعہ ابو ترابی ہوتے تاکہ یہ مراتب و مدارج جو وہ رکھتے ہین ہم بھی رکھتے اب مقام شکر ہی کہ یہ مرتبہ شیعیان اور دوستداران حضرات ائمہ ہدی کو اُن حضرت کے طفیل و برکت اور بعلو درجات سے حاصل ہی کہ خدا نے شیعون کو اُس گروہ سے خلق کیا ہی جو خیر البریہ ہی یعنی

Presented by www.ziaraat.com

تمامی امتون کے مومنین سے بہتر ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے جو شخص معراج نبی اور قبر مین سوال نکیرین سے اور بہشت و دوزخ سے انکار کرے وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہی اور جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معراج جناب رسولؐ خدا کا ایمان نہ لاوے اُسنے اُن حضرت کی تکذیب کی اور ایک حدیث مین وارد ہی فرمایا ہمارا شیعہ اور مومن وہ شخص ہی جو جناب رسولؐ خدا کی معراج اور شفاعت اور قبر مین سوال نکیرین کا اور بہشت و دوزخ اور صراط و میزان اور حساب اعمال ور بروز قیامت زندہ ہونے کا ایمان لائے پس حضرات ظاہر ہی کہ جو ان چیزون کا مقر نہ ہو وہ شیعہ اور مومن نہین ہی نہ وہ آخرت مین نجات پائیگا اور منقول ہی کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام روے انور چھپائے ہوے تشریف فرما ہوے اور سعد بن معاذ نے پہچانکر سلام کیا اور مصافحہ کیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اُسوقت مجمع اصحاب سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ای بندگان خدا اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی پہچانا کرتے ہین بعد اسکے سعد بن معاذ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ای سعد تم کو بشارت ہو خدا تمھارا خاتمہ شہادت پر کریگا اور تمھارے سبب سے ایک جماعت کفار دوزخ مین جائیگی اور تمھارے مرنے سے عرش حرکت مین آئیگا اور تمھاری شفاعت سے اسقدر محب و موالی داخل جنت ہونگے جنکی تعداد بنی کلیب کے جانورون کے برابر ہوگی اور فرمایا اُن حضرت نے جو ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا منکر ہی وہ جنت کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور جو ولایت و امامت علی بن ابی طالبؑ کا زبان و دل و عمل سے مقر ہی وہ دوزخ کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور امت رسولؐ مین تہتر فرقے ہین مگر اُن مین سے ایک ہی فرقہ ہی جس نے شر کو ترک کیا اور خیر کو اختیار کیا ہی وہی ناجی ہی جو حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو دوست رکھتا ہی اور اُنکا پیرو ہی اور اُنکے دشمنون سے بیزاری کرتا ہی جو باعث نجات

بن اسید بن عبد الشمس ۱۲ ق

آخرت کا ہی اور اُنکے روز سرور مین خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُنکے غم مین ہمارے ساتھ ہی اور غمگین ہوتا ہی اور مجالس فضائل و مصائب بپا کرتا ہی وعزاداری مین ... یادگاری ہی آل رسولؐ کی جو مظلوم و مقتول ہوکر دنیا سے رحلت کر گئے ہین وَفِی الْخَبَرِ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا رَاَیْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا الْاِقْبَالِ اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسولؐ خدا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے گھر مین داخل ہوے پس اُن حضرت نے عرض کیا آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما ہوے ہین اس طرح سے کبھی مین نے آپ کو تشریف لاتے نہین دیکھا ہی فَقَالَ جِئْتُ لِاُبَشِّرَكَ اِعْلَمْ اَنَّ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ نَزَلَ عَلَیَّ جَبْرَئِیْلُ وَقَالَ لِیْ اَلْحَقُّ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ اَبْشِرْ عَلِیًّا وَشِیْعَتَهٗ اِنَّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِیَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اُن حضرت نے فرمایا یا علیؑ اسوقت مین تم کو بشارت دینے آیا ہون آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالی بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہی ای حبیب ہمارے علیؑ اور اُنکے شیعون کو بشارت دو بتحقیق کہ ہر نیک و بد اُنکے شیعون سے اہل جنت سے ہی فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَهٗ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ لِشِیْعَتِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ لِشِیْعَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ وَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَیْضًا مِثْلَهُمَا جب اُن حضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فورًا سجدہ شکر بجالائے بعد اسکے دونون ہاتھ طرف آسمان کے بلند کرکے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب حسنین علیہما السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات شیعون کو ہبہ کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّیْ شَهِدَ اللّٰهُ

Presented by www.ziaraat.com

تمامی امتون کے مومنین سے بھی ... فاوحی اللہ عزوجل الی رسولہ
[illegible] ... تو بحکم یہ دیکھکر جناب رسول خدا

علیہ وآلہ نے فرمایا ای آل عبا تم مجھسے کریم تر نہین ہو خدا شاہد ہی مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی کو ہبہ کیے اُسوقت دریائے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور اپنے رسول کی طرف وحی کی کہ تم خمسہ نجبا ہم سے زیادہ کریم وجواد نہین ہو تحقیق کہ ہم نے شیعیان ودوستداران علی کو بخشدیا اور اُنکے گناہونکو بھی محو کیا اللہ اکبر کیا رحمت جناب باری ہی شیعیان علی مرتضیٰ علیہ السلام پر جب خدا نے اُنکے گناہ بھی مٹا دیے اور بخشدیے اور پنجتن پاک نے اپنے اپنے نصف حسنات ہبہ فرمائے تو اب اُسکے عوض مین نعمتہا جنت اور مراتب عالیہ جنت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہی جو شیعون کو مرحمت ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم آل رسول پر ہمارے شیعون کا حق ہی کیونکہ وہ بسبب قبول کرنے ہماری ولایت ومحبت کے ہمارے اعداسے اذیت وتکلیف اور رنج والم اُٹھاتے ہین سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی شیعیان ودوستداران حضرت امیر المومنین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا کہ معصوم فرمائین اُنکا ہم پر حق ہی علاوہ اس عطوفت کے دو امر بزرگ وسیلہ اعظم نجات آخرت کے خاص شیعون کے حصہ مین ہین جیساکہ شاعر کہتا ہے

ولا ہیچ دانی کہ در نشئتین	خلاص ونجات است بہر شور وشین
دوام عظیم است قدرش بدان	ولائے علی وبکا بر حسین

مگر شیعہ ہونا شرط ہی جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھے اور آنحضرت کی متابعت کرے وہ شیعہ ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا مین آپ کا شیعہ ہون آنحضرت نے فرمایا کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مانند ہوگیا ہی جنکے بارے مین خداوند عالم فرماتا ہی وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ اِذْ جَآءَ

Presented by www.ziaraat.com